كشف الدجى بجماله حسنت جميع خصاله صلوا عليه وآله

صلى الله عليه وآله وسلم

صاحب الوسیلہ

محمد حامد نواز شیخ

3692

بلغ العلى بكماله كشف الدجى بجماله حسنت جميع خصاله صلوا عليه وآله

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحب الوسیلہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محمد حامد نواز شیخ

بیکن بکس گلگشت ملتان

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

86929

تعداد: 1000
طابع:
کتابت: نایاب کمپیوٹر گرافکس ملتان
ناشر: بیکن بکس گلگشت ملتان
قیمت: 100 روپے

Marfat.com

صاحب الوسلیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انتساب

مرحوم والدین کے نام

جنہوں نے مجھے پیغام سیرت سمجھایا، اور تادم زیست
بندگی رب العزت کی صراط مستقیم پر گامزن رہے

ان کی لحد پہ سلسلہ انوار کا رہے
سایہ رسول ھاشمی کے پیار کا رہے

Marfat.com

بَلَغَ العُلٰے بِکَمَالِہٖ

وہ اپنے کمال سے بلندی پر پہنچے

کَشَفَ الدُّجٰے بِجَمَالِہٖ

اندھیر کو جمال سے دور فرما دیا۔

حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ

انکی ہر عادت ہی اچھی ہے۔

صَلّوا عَلَیہِ وَاٰلِہٖ

ان پر اور انکی اولاد پر درود بھیجو،

Marfat.com

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے
غبار راہ کو بخشا فروغ وادی سینا
نگاہ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآں وہی فرقاں، وہی یسین وہی طٰہٰ
(علامہ اقبال)

Marfat.com

بارگاہ رسالت میں ہدیہ نعت

وہی سب دکھوں کا مداوا کریں گے
انہی کو غم جاں سنایا کریں گے
کبھی انکے روضے پہ آنکھیں ملیں گے
کبھی دور جا کے پکارا کریں گے

وہ آنسو جو برسوں سے پیتے رہے ہیں
در مصطفٰے پہ بہایا کریں گے
اس نقش پا سے کریں گے چراغاں
پھر ہم اس چراغاں میں سجدہ کریں گے

خدا ان کے گھر میں اجالا کرے گا
جو یاد نبی سے اجالا کریں گے
خدا ان پہ رحمت کا سایہ کرے گا
رسول خدا جن پہ سایہ کریں گے

صائمہ

Marfat.com

تقریظ از معدن معارف قدسیہ صاحبزادہ نصیر الدین نصیر گیلانی مدظلہ العالی زیبِ درگاہ عالیہ گولڑہ شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ کفی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علیٰ سید ولد آدم وخاتم الانبیاء وعلی الہ المجتبیٰ و علیٰ کمل اتباعہ من الصدیقین والصالحین والشہداء

اما بعد: خالق ارض وسماوات کا شکر کیسے ادا کیا جائے، جس نے انسان کو اپنے بے پایاں کرمِ خاص اور اپنے بے گراں الطافِ عمیم کا مستحق قرار دیا، اگر انسان عنایاتِ یزدانیہ کا شکر ادا کرنے کا عمل شروع بھی کردے تب بھی اس کی نوازش ہائے لامتناہی کا احاطہ و احصاء نہیں کرسکتا۔ جہاں اُستاد حضرت سعدی شیرازی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیفِ لطیف گلستاں کے دیباچے میں اسی حقیقت مسلمہ کی طرف دعوتِ فکر دیتے ہوئے فرمایا ہے

از دست وزبانِ کہ بر آید۔ کز عہدہ شکرش بدر آید

اللہ تعالیٰ کی جملہ نوازشات سے بڑھ کر یہ اہم ترین قابلِ ذکر ہے کہ اس نے اس کرہ خاکی میں سانس لینے والے انسان کی ہدایت اور اس کے دامنِ ادراک کو اپنے عرفان کے موتیوں سے بھر دینے کے لئے ایسے ایسے جلیل القدر اور مہتمم بالشان انبیاء و رسل مبعوث فرمائے" جن پر بلاشبہ اصداف معارف الہیہ کی ترکیب صادق آتی ہے۔ بعثت مرسلین کی اہم ترین وجہ یہ تھی کہ دشتِ وہم وگمان میں سراسیمہ و سرگشتہ پھرنے والا انسان ان کے توسط ایقان بدوش سے حسب استعدادِ فطری عرفانِ الٰہی کی دولتِ سرمستی حاصل کرسکے۔ پھر وہ خوش نصیب انسان جنہوں نے مرسلِ آخرالزمان آبروئے گلشنِ عدنان مخدومِ ابوبکرؓ و عمرؓ علیؓ و عثمانؓ حضرتِ محمد عربی علیہ السلام کی نبوتِ برحقہ کو تسلیم کرتے ہوئے کلمہ توحید پڑھ کر استقامت وثبات سے کام لیا، اُن کے مقدر کا کیا کہنا۔

سامنے کی بات ہے کہ جب کوئی شخص کسی فن یا کسی علم کے حصول کی خواہش کرتا ہے تو اسے اس فن کے کسی استادِ کامل کے سامنے اپنا زانوئے تلمذ تہہ کرنا پڑتا ہے، گویا استاد کا وجود جویائے فن اور فن کے درمیان وسیلے کی حیثیت رکھتا ہے۔ دنیا کا معمولی سے معمولی فن بھی از خود نہیں سیکھا جاسکتا، کسی نہ کسی استاد کے دست تربیت کا سایہ ضروری ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات جیسا ادق اور نازک ترین مسئلہ کسی نبی یا رسول کے وسیلے کے بغیر انسان کی سمجھ میں آجائے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

بجز رہبر نہیں ممکن جہاں میں جب ہنر کوئی
نہیں معلوم یاروں نے وصولِ حق کو کیا سمجھا

بہرحال یہ بات طے ہے کہ مسئلہ جس قدر اہم اور نازک ہو اس کے لئے اسی قدر عظیم استاد کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اس حیر تکدہ کائنات میں سب سے عظیم و نازک مسئلہ خالقِ کائنات کا ہے۔ اور اس سے بہرہ ور ہونے کے لئے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلۂ رفیعہ کلیدی حیثیت کا حامل ہے۔ احادیثِ مبارکہ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس موضوع عالی پر آپ کی ایک جنبشِ لب عرفانِ ذات وصفات کے سینکڑوں دربائے جمال وا کردیتی ہے۔

"صاحب الوسیلہ" محمد حامد نواز صاحب کی دینی لگن، عشقِ نبوی اور ان کی ذاتی کاوشِ فکر و مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ کتاب ھذا میں موصوف نے آیاتِ قرآنیہ اور احادیثِ نبویہ کو مختلف موضوعاتِ سیرت و عقائد کے سلسلے میں بڑی خوش اسلوبی اور چابکدستی سے یکجا کردیا ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات و صفات کو قرآنی آیات اور احادیث کے تناظر میں پیش کرنے کی سعی بلیغ کی گئی ہے۔

اسلوبِ بیان کی شستگی، عقیدت کی وارفتگی الفاظ کی شگفتگی مفاہیم کی بلندی اور جملوں کی دل پزیری واثر آفرینی قابلِ صد تحسین ہے۔ خدا کرے کہ حامد نواز صاحب کی یہ لائقِ ستائش عرق ریزی بارگاہ نبوی میں قبولیت سے ہمکنار ہو اور باذوق قارئین اس خمکدۂ عرفانیات کی مےَ طہور ظرف کی استعداد کے مطابق اپنے اپنے جامِ ذہن میں انڈیل سکیں۔

ع ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

احقر العباد
سید نصیر الدین نصیر گیلانی
درگاہ غوثیہ چشتیہ نظامیہ مہریہ
گولڑہ شریف

20 رمضان المبارک 1410ھ
مطابق 6 اپریل 1991

Marfat.com

تقریظ

بقیۃ السلف حضرت پیر سید افضل حسین شاہ صاحب،
سجادہ نشین آستانہ عالیہ امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ، علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امابعد

عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مومن کی معراج ہے۔

جناب حامد نواز شیخ، اسسٹنٹ کمشنر لودھراں نہایت قابل، فرض شناس اور ہر دلعزیز افسر ہونے کے ساتھ ساتھ عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سرشار ہیں۔ انہوں نے بہت ذوق و شوق سے صاحب الوسیلہ تصنیف فرمائی ہے میں نے اس کتاب کے چند اوراق سنے۔ شیخ صاحب موصوف نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ عظمیٰ ہونا نہایت عمدہ دلائل سے ثابت کیا ہے۔ میں

Marfat.com

دعا کرتا ہوں کہ حضور نبی کریم رءوف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کے دینی اور دنیوی مدارج بلند ہوں اور سعادت دارین حاصل ہو۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

(سید افضل حسین جماعتی)

Marfat.com

رائے گرامی

حضرت مولانا محمد حنیف جالندہری مہتمم

جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اللہ جل شانہ نے سرور کونین، رسول الثقلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کو جملہ کمالات و محاسن کا جامع بنایا ہے اور خدائی مخصوص صفات، الوہیت، ربوبیت، صمدیت، یکتائی اور کبریائی کے علاوہ جو صفاتِ کمال کسی بشر کو عطا کی جاسکتی تھیں۔ اُن سب کو جسد اطہر میں ودیعت رکھ کر اپنے کمالات اور حُسن کا مظہر کامل بنادیا اور پھر اُسی مبدأ آثار اور خلاصہ کائنات کا حُسن تمام کائنات میں پھیلا دیا

کائنات حُسن جب پھیلی تو لا محدود تھی
اور سمٹی، تو تیرا نام بن کر رہ گئی

کائنات کا حسن و جمال، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک وجود کے باعث ہے

Marfat.com

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رح فرماتے ہیں

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
بجا ہے کہئے اگر تم کو مبدالآثار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا
اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار

حقیقت یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ اور علوشان کو سمجھنا بھی ہمارے بس کی بات نہیں، ان حقائق غیبیہ کا کماحقہ، علم صرف ذات باری تعالیٰ ہی کو ہے۔ شیخ الاسلام امام حافظ ابن تیمیہ رح فرماتے ہیں

وکان من ربہ بالمنزلۃ العلیا التی تقاصرت العقول والالسنۃ عن معرفتھا ونعتھا (الصارم)

"اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے رب کے ہاں اس قدر بلند مرتبہ ہے کہ جس تک انسانی عقل کی رسائی نہیں ہوسکتی اور جس کی تشریح سے انسانی زبانیں قاصر ہیں"

حضرت نانوتوی رح فرماتے ہیں

رہا جمال پہ ترے حجاب بشریت
کسی نے بھی نہ جانا کچھ جز ستار

Marfat.com

شیخ الاسلام حافظ ابن قیم رح فرماتے ہیں کہ

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افتقار الی اللہ کے مقام (عبدیت کاملہ) کو مکمل کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو دنیا اور آخرت میں آپ کا محتاج بنادیا (الفوائد لابن القیم ص 173)

ہمارے مخدوم ومکرّم جناب حامد نواز شیخ اسسٹنٹ کمشنر لودھراں کی تالیف لطیف ''صاحب الوسیلہ صلی اللہ علیہ وسلم'' میں آپ کو حافظ ابن قیم کے اس اجمال کی تفصیل نظر آئے گی کہ کس طرح مسلمان بلکہ ایک انسان دنیا و آخرت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان نظر اور عنایت و کرم کا محتاج ہے۔

زندگی میں جو کوئی سخت مقام آتا ہے
اس گھڑی لب پہ محمد ہی کا نام آتا ہے

اور قیامت کے دن

سر محشر خدا کی مغفرت نے کی پذیرائی
شفیعِ المذنبین آئے گنہگاروں کی بن آئی

ایک مومن کے دل میں آپ کو توحید خداوندی اور عشق و حب محمدی ایک ہی جگہ نظر آئیں گے۔ علامہ ابن قیم فرماتے ہیں

لوشق عن قلبی فری وجھہ
ذکرک والتوحید فی سطر

اگر میرے دل کو چیرا جائے تو اس میں آپ کا ذکر اور توحید ایک

Marfat.com

سطر میں ہوگا

"صاحب الوسیلہ صلی اللہ علیہ وسلم" میں آپ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے مؤلف کی محبت کی گرمجوشی بھی محسوس کریں گے اور شریعت کے احکام و حدود کی رعایت بھی، انہوں نے کاملین کی طرح "شریعت" اور "محبت" دونوں کو یکجا رکھنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ تحریر بولتی ہے کہ لکھنے والا کا دل حبّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے منور ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محبت نبوی کے یہی جذبات ان کے قارئین کے قلوب میں بھی ودیعت فرمادیں۔ ہمیں امید ہے کہ جناب حامد نواز شیخ اپنی بے پناہ سرکاری مصروفیات کے باوجود دینی موضوعات کے افق پر اپنے منفرد انداز تحریر کے ساتھ وقتاً فوقتاً جلوہ افروز ہوتے رہیں گے۔

فقط

محمد حنیف جالندہری
مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان
19 رمضان المبارک 1411ھ

Marfat.com

رائے گرامی مفتی غلام مصطفیٰ رضوی، ایم۔اے اسلامیات /عربی فقہ وقانون، مدرسہ انوار العلوم کچہری روڈ ملتان۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزت مآب جناب حامد نواز شیخ، ایک ایسے اہم انتظامی منصب پر فائز ہیں جہاں ہر لمحے مختلف گھمبیر مسائل سے دوچار رہنا پڑتا ہے۔ اور اکثر و بیشتر، ذہن و قلب پریشانیوں کی موج بلاخیز کی زد میں رہتے ہیں۔ لیکن جب کسی انسان کو اسلام سے گہری وابستگی، دل میں عشق مصطفےٰ کی دمک اور نظروں میں جمال مصطفےٰ کی چمک ہو تو پھر وہ شخص عقاب کی طرح تندیٔ باد مخالف میں بھی اونچی پرواز کرتا ہوا افق کی بلندیوں کو جا چھوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ موصوف نے تمام تر انتظامی ذمہ داریوں کے باوجود" صاحب الوسیلہ" کے نام سے ایک تحقیقی، ادبی اور علمی

Marfat.com

شاہکار قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اور پھر جس طرح قرآن و حدیث کے حوالوں سے اسے زینت دی ہے وہ یقیناً کتاب و سنت پر ان کی گہری نظر کی غماز ہے۔

محترم قارئین کرام! یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرب خداوندی کا جو اعلیٰ اور ارفع مقام حاصل ہے وہ پوری مخلوقات میں کسی اور فرد کو حاصل نہیں اس لئے امت مسلمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر شخص رضائے خداوندی کے حصول کیلئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محتاج ہے۔

دیکھئے! جب بچہ پیدا ہوتا ہے کہ تو اذان و تکبیر کے ذریعے جو لاہوتی نغمہ اسکے کانوں میں رس گھولتا ہے وہ اسے اس طرف متوجہ کرنے کا ذریعہ بنتا ہے کہ خالق کائنات جل مجدہ، کی ذات مقدسہ تک اگر رسائی ممکن ہو گی تو اس کا حقیقی ذریعہ وہ ذات پاک ہے جس کا اسم گرامی، اللہ تعالی کے مقدس نام کے ساتھ ساتھ موجود ہے۔ پھر جب وہ شعور و آگہی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے۔ تو انسانی زندگی کے ہر شعبے میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات مطہرہ ہی اسے رہبر و رہنما نظر آتی ہے۔ اور اسکے قلب و ذہن میں یہ حقیقت راسخ ہوتی چلی جاتی ہے۔ کہ مہد سے لحد اور پھر قیامت تک ہر قدم پر میں حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے وسیلہ مقدسہ کا محتاج ہوں۔ بلکہ میدان محشر میں تو سب کی نجات ہی ان کے اشارہ ابرو

Marfat.com

سے ہوگی۔

ہر نظر کانپ اٹھے گی محشر کے دن، خوف سے ہر کلیجہ دہل جائیگا۔
اوڑھ کر کالی کملی وہ آجائینگے حشر کا سارا نقشہ بدل جائیگا

کون نہیں جانتا کہ ہماری دعاؤں، التجاؤں اور عبادت وریاضت کا ذریعہ اور وسیلہ بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ذات مقدسہ ہے اس لئے خشوع وخضوع سے پوری نماز ادا کرنے کے بعد آخری قعدے کی صورت میں ہر نمازی کو گھٹنے ٹیک کر پورے احترام کے ساتھ حضور علیہ الصلواۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا، تاکہ اسکی یہ اعلیٰ ترین عبادت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے معبود حقیقی کی بارگاہ میں شرف قبولیت حاصل کرسکے۔ اسی طرح کوئی شخص دعا کے ذریعے بھی اس وقت تک گوہر مقصود حاصل نہیں کرسکتا جب تک وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ بھیجے چنانچہ ترمذی شریف میں حدیث ہے، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں وہ کہتے ہیں ہم لوگ حضور علیہ الصلواۃ والسلام کی بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ

ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس نے نماز پڑھی اور یوں دعا مانگی

Marfat.com

"اللھم اغفرلی وارحمنی"

اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما"! حضور علیہ الصلواۃ والسلام نے جب اس شخص کو نماز کے بعد اس انداز سے دعا مانگتے دیکھا تو اس سے فرمایا!

عجلت ایہ المصلی اذاصلیت فقعدت فاحمداللہ بما ھو اھلہ وصل علیّ ثم ادعہ قال ثم صلی رجل اخر بعد ذلک فحمد اللہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایہ المصلی ادع تجب۔

اے نمازی تم نے جلدی کی۔ جب تم نماز پڑھ چکو پس بیٹھ جاؤ، پھر اللہ کی حمد کرو جیسا کہ اس کا حق ہے اور مجھ پر درود پڑھو پھر دعا مانگو، راوی کہتے ہیں پھر اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی پس اس نے اللہ کی حمد کی اور نبی کریم صلی علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا تو اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! اے نمازی دعا مانگ، قبول کی جائیگی۔

Marfat.com

حضرت ملا علی قاری شارح بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لفظ "عجلت" کا مفہوم یوں بیان کیا ہے یعنی حضور علیہ السلام نے اس نمازی سے فرمایا کہ تم نے اسوقت جلد بازی سے کام لیا۔

حین ترکت الترتیب فی الدعاء و عرضت السوال قبل الوسیلتہ

جبکہ تم نے دعا میں ترتیب کو چھوڑ دیا اور وسیلہ سے پہلے اپنا سوال پیش کر دیا

اس حدیث مبارک سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دعا مانگتے وقت حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر درود بھیجنا لازمی امر ہے اور اسکے بغیر دعا شرف قبولیت حاصل نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس حدیث شریف میں ایک اور شخص کا ذکر بھی موجود ہے جس نے درود شریف پڑھ کر دعا مانگی تو حضور علیہ الصلواتہ وسلام نے اسے قبولیت دعا کی نوید سنائی۔ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارک کے متعلق ارشاد فرمایا کہ

فیہ دلالۃ علی ان من حق السائل ان یتقرب الی المسئول منہ بالوسائل

Marfat.com

قبل طلب الحاجة (مرقاة)

اس حدیث میں اس جانب اشارہ کیا گیا ہے کہ پہلے مسئول علیہ (اللہ تعالیٰ) کا قرب وسیلے سے حاصل کر کے دعا مانگے۔

اس طرح ترمذی شریف میں حدیث ہے کہ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لایصعد منهاشئ حتیٰ تصلی علی نبیک

بے شک! دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی رہتی ہے۔ اور ذرا بھی بلند نہیں ہوتی جب تک تم اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہ بھیجو۔

حضرت امام طیبی رحمتہ اللہ علیہ اس حدیث مبارک سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں

یعنی ان الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھی الوسیلتہ الی الاجابتہ (حاشیہ مشکوٰۃ)

Marfat.com

یعنی بلاشبہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا قبولیت دعا کا وسیلہ ہے۔

قرآن مجید میں بھی فرمایا گیا" وابتغوا الیہ الوسیلہ" بارگاہ کیلئے وسیلہ تلاش کرو" غرضیکہ اللہ تعالی اور حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے ارشادات مقدسہ سے یہ بات روزروشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ بارگاہ خداوندی تک رسائی وسیلے کے بغیر ممکن نہیں اور حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے وسیلے سے ہی ہماری کشتی ساحل مراد تک پہنچ سکتی ہے۔

اس مادی دور میں جبکہ اسلام کی پاکیزہ صداقتوں کے بارے میں بعض لوگ شکوک وشبہات کا شکار ہونے لگے ہیں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اہل علم اپنے امکانی وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے ملت اسلامیہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں۔ یقیناً ملک کے ممتاز دانشور اور اہل قلم جناب حامد نواز شیخ صاحب کی زیر نظر یہ قابل قدر تصنیف، "صاحب وسیلہ" اس سلسلے کی اہم کڑی ہے۔

میں اللہ تعالی کی بارگاہ میں انتہائی تضرع اور عاجزی کیساتھ دست بدعا ہوں کہ مولائے کریم اس تصنیف لطیف کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ اور حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے پوری ملت اسلامیہ کو عروج و ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)!

(مفتی غلام مصطفے رضوی)

Marfat.com

کلمہ آغاز

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم
نَحمَدُہٗ وَنُصَلِیّ عَلیٰ رَسُولِہِ الکَرِیم

رحمتہ العالمین، محسن انسانیت، خیرالبشر، نور ہدایت خلق کے پیکر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت سرائی یا سیرت نگاری کا حق کون ادا کر سکتا ہے۔ خلاصہ کائنات، سرور موجودات کی سیرت مقدسہ کے مختلف پہلوؤں پر بہت سے سیرت نگاروں نے گلہائے عقیدت پیش کئے ہیں۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشیتم
کاں ذات پاک مرتبہ داں محمد است

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالک کائنات کے احکامات انسانیت کو من و عن پہنچا دیئے اور مالک الملک جل جلالہ نے فرمایا۔

فَمَنِ اھتَدیٰ فَانما یَھتَدی
لنَفسہِ وَمَن ضَلّ فقُل اِنمَا

86929

Marfat.com

أَنَا مِنَ المُنذِرِين
(النمل، آیت ۱۹۲)

ترجمہ۔ جس نے ہدایت اختیار کی وہ اپنے بھلے کے لئے اختیار کرے گا۔ اور جو گمراہ ہوا اس سے کہہ دو کہ میں تو صرف خبر دار کرنے والا ہوں۔

میرا ایمان تو یہ ہے کہ عشق رسول دراصل اساس ایمان ہے۔ وہ دل جو محبت رسول سے خالی ہے۔ وہ پتھر ہے بلکہ پتھر سے بھی سخت تر اور بد تر۔ دین اللہ کے نزدیک وہی قبول ہے۔ جو محمد کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیا۔ فرمان ربانی ہے۔

وماآتکُمُ الرّسُولُ فَخُذُوہُ وَ مَا نَھٰکُم عَنہُ فَانتَھُو وَاتَقُو اللہَ اِنّ للہَ شَدِیدُ العِقَاب(الحشر آیت۷)

ترجمہ۔ جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف اور صرف وہی عمل قابل قبول ہے۔ جس پر محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر تصدیق ثبت ہے۔ وگرنہ ہر کوشش اور محنت عبث اور فضول ہے۔ مالک کائنات نے قرآن حکیم میں واضح طور پر فرمایا۔

قُل اِن کُنتُم تُحِبُونَ اللہَ فَاتَبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللہ(آل عمران-آیت۳۱)

ترجمہ۔ فرما دیجئیے اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری اتباع کرو۔ اللہ تم سے محبت کریگا۔

اسی طرح ایک اور مقام قابل غور ہے۔ مولائے کل نے فرمایا

مَن یُطعِ الرّسُولَ فَقَد اَطَاعَ اللہ (النساء آیت۶۹)

ترجمہ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

گویا اللہ کی اطاعت صرف اور صرف محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں پنہاں ہے اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ وہ

Marfat.com

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کے بغیر اللہ تعالی کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ تو وہ اندھیروں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہا ہے۔ کیونکہ کوئی اطاعت اس وقت تک قابل قبول نہیں جب تک کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر تصدیق ثبت نہ ہو۔ کیونکہ اطاعت خداوندی کی اساس اطاعت رسول ہے۔اور محبت صرف اور صرف وہی قابل قبول ہے۔ جو اطاعت رسالت کے تابع ہو۔

اطاعت رسالت ہی دراصل اطاعت خداوندی ہے۔ فرمان الہٰی ہے۔

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الهَوَىٰ ہ اِن هُوَ اِلاوَحی يُّوحیٰ (النجم ۳۔۴)

ترجمہ۔ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا۔ یہ تو ایک وحی ہے۔ جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔

اس سے عیاں ہو جاتا ہے کہ پیغمبر اپنی زبان اطہر سے کچھ فرمائے یا عمل کر کے دکھائے وہ سب من جانب اللہ ہے۔ امت مسلمہ کا ایمان ہے کہ انبیاء کرام کا دائرہ انسانیت میں دیگر انسانوں سے الگ ہے۔ نبی مامور من اللہ ہے۔ حضرات انبیاء اکرام سے الگ عہد لیا گیا ہے۔ کہ وہ اللہ کے احکامات من وعن اللہ کے بندوں

Marfat.com

کو پہنچائیں گے۔ پھر بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی گئی۔ بعض کو صحیفوں سے نوازا گیا۔ اور بعض کو کتابیں عطا فرمائی گئیں۔ مگر عظمت والا نور، نسخہ کیمیا، قیامت تک رہنے والا ہدایت نامہ انسانیت کیلئے راہ ہدایت انسانی زندگیوں کیلئے مشعل راہ اور مکمل ترین کتاب جو رقم کرکے لوح محفوظ میں بند کر دی گئی تھی۔ قرآن کے الفاظ میں

اِنَّہٗ لَقُرْاٰنٌ کَرِیْمٌ فِیْ کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ

(الواقعہ آیت ۷۷۔۷۸)

ترجمہ۔ یہ ایک بلند پایہ قرآن ہے۔ ایک محفوظ کتاب میں ثبت۔

یہ عظمت والی کتاب افضل الانبیاء امام الانبیاء سرتاج انبیاء شہ ابرار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرما کر نبوت کے دروازے ہمیشہ کیلئے بند کر دیئے گئے۔ اور پھر رب العالمین نے محبوب رب العالمین، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں فرمایا۔

وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ (الم

Marfat.com

نشرح آیت ۔۴)

جس کے ذکر کو اللہ تعالی خود بلند فرمائے اسکے مقام کو سمجھنا انسانوں کے ذہنوں سے بہت بالا ہے۔ جس ذات کی سیرت طیبہ خود رب العزت بیان فرماتا ہے۔ ایسی ہستی کے مقام بلند و بالا کا احاطہ کوئی انسان کیسے کرسکتا ہے۔؟

حکم خداوندی ہے۔ کہ

یَا اَیُّھَاالَّذِینَ اٰمَنُوا لَاتَرفَعُوا
اَصوَاتَکُم فَوقَ صَوتِ النَّبِیِّ
وَلَا تَجھَرُ والَہ بِالقَولِ کَجَھرِ
بَعضِکُم لِبَعضٍ اَن تَحبَطَ
اَعمَالُکُم وَاَنتُم لَا تَشعُرُون
(الحجرات آیت۔۲)

ترجمہ۔ اے ایمان والو، اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سے اونچی نہ کرو۔ اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونچی آواز سے بات کرو۔ جیسے ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تم نہ سمجھ پاؤ۔

Marfat.com

از رسالت در جہاں تکوین ما،
از رسالت دین ما آئین ما،

(علامہ اقبال)

اللہ تعالی جل جلالہ کی جناب میں باریابی کا ذریعہ یا وسیلہ سب سے بڑھ کر ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وسیلہ کیا ہے۔ اور قرآن اور حدیث کی روشنی میں وسیلہ سے کیا مراد ہے؟ یہ وہ اہم سوال ہے جس پر قلم اٹھانے کی بندہ نے جسارت کی ہے۔ مجھے اپنی کم علمی کا مکمل احساس ہے۔ اور ایک علمی مبحث کے اس میدان میں میری حیثیت شاید طفل مکتب کی ہے۔ جہاں تک واقعات کے قلمبند کرنے کا تعلق ہے۔ میری حیثیت مصنف کی نہیں بلکہ صرف مولف کی ہے۔ مجھے یہاں قاری حنیف جالندھری صاحب، مہتمم اعلیٰ خیر المدارس، ملتان پیر ظفر علی شاہ صاحب مہتمم اعلی مدرسہ غوثیہ مہریہ لودھراں، مفتی علامہ غلام مصطفے رضوی صاحب مدرسہ انوار العلوم ملتان، مولانا رحیم بخش صاحب اور مولانا محمد ازہر مدیر "الخیر" خیر المدارس ملتان کا بالخصوص شکریہ ادا کرنا ہے کہ جن کے مفید مشورے میرے لئے منزل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مجھے جناب ذوالفقار علی بھٹی صاحب، عبدالجبار صاحب بیکن بکس کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے۔ جن کی کاوش اور مفید مشوروں سے میں مستفید ہوا۔

Marfat.com

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری کوتاہیوں سے درگذر فرماتے ہوئے اس کاوش کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر شفقت کے باعث یہ ناداں اور گنہگار شخص ان کے مقرب امتیوں میں شامل ہو۔ (آمین)۔ اور اس تالیف سے امت مسلمہ میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اتباع سنت کا سچا جذبہ بیدار فرما دے۔ (آمین)

صلی اللہ علیہ وبارک وسلم
تسلیماً کثیراً کثیرا

محمد حامد نواز
اسسٹنٹ کمشنر۔ لودھراں

27 رمضان 1411ھ
12 اپریل 1991ء

Marfat.com

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

سید المرسلین ، خاتم النبیین ، رحمتہ العلمین، شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں جو جامعیت پائی جاتی ہے۔ وہ کائنات کے کسی اور فرد میں مفقود ہے ۔ امام الانبیاء سرتاج رسل کو وہ مقام مالک کائنات نے دیا ہے۔ کہ انبیاء

Marfat.com

بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی بننے کے خواہاں رہے۔ محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام سمجھنا انسان کے بس سے باہر ہے۔ کیونکہ خالق کائنات نے ابتدائے آفرینش سے بہت پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا۔ زمین، آسمان، ستاروں، سیاروں عرش، کرسی کی پیدائش سے بھی قبل جب مالک کائنات نے یہ چاہا کہ وہ ظاہر ہو تو اس نے محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ،

کنت نبیاً وآدم بین الماء والطین

(وروی الترمذی مثلہ، مشکواۃ شریف۔ ص ۵۱۳)

ترجمہ۔ میں نبی تھا۔ جب آدم علیہ اسلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ رحمت بے کراں ہیں کہ جو مالک کل نے اپنی مخلوق کو بطور تحفہ دی۔ وہ عظیم ہستی ہیں کہ جنکی گفتار سے کتابیں وجود میں آئیں۔ جن کے خلق عظیم سے معاشرے سدھر گئے۔ جن کی باتوں کو سنکر لوگ معلم انسانیت

Marfat.com

بن گئے۔ اس عظیم ہستی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا۔ ایک سلطنت اور حکومت قائم کی۔ اور اس میں صلح ترین معاشرہ قائم فرما کر انسانیت کو نظام زندگی دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت تک کے لئے بشیر و نذیر داعی الی اللہ سراج منیر بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امانت مکمل طور پر پہنچا دی۔ لہذا اب قیامت تک کیلئے راستہ وہی درست ہے جو محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھایا۔ حلال وہی ہے جسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلال قرار دیا۔ حرام وہی ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام قرار دیا۔ راستہ وہی ہے جو محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعین فرما دیا۔ اسکے علاوہ ہر راستہ گمراہی اور ذلت کے علاوہ کچھ نہیں۔ مالک کائنات نے مخلوق کی ہدایت کیلئے انبیاء کرام کی جماعت کو پیدا فرمایا۔ کوئی بھی شخص خواہ کتنی ہی محنت، مشقت کر لے وہ نبی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ نبوت کا دائرہ ہی الگ ہے۔ نبی دراصل اللہ کا وہ برگزیدہ بندہ ہے۔ کہ جس کو مالک کائنات نے خود مخلوق تک اپنی ہدایت پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا ہو۔ نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے۔ وہ بچپن میں بھی نبی ہے (خواہ اس کا اظہار نہ کرے)۔ وہ اللہ کے حکم سے اعلان کر کے تخت نبوت پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ حضرت انبیاء میں

Marfat.com

مرسلین کا مقام بلند ہے اور مرسلین میں خاتم النبیین ، شفیع المذنبین رحمتہ العالمین کا مقام بلند ترین ہے۔

ع۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر،

مقام رسالت محمدی

محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام کو سمجھنے کیلئے اس مشہور حدیث پر غور ضروری ہے۔ جسکو عبدالرحمان بن زید نے اپنے باپ اور دادا کے واسطہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے مرفوعاً و موقوفاً روایت کیا اور حاکم نے اپنی مستدرک میں عبداللہ بن مسلم الفهری سے روایت کیا اور ابوبکر الاجری نے بھی اسے کتاب الشریعہ میں روایت کیا۔ کہ جب آدم علیہ السلام سے لغزش ہو گئی تو انہوں نے بارگاہ خداوندی میں عرض کی۔ اے اللہ میں تجھے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق کا حوالہ دیتا ہوں۔ کہ مجھے معاف کر دے۔ اس پر اللہ نے کہا تو نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیسے پہچانا؟ کہا اس طرح کہ جب تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ اور مجھ میں اپنی روح ڈالی تو میں نے اپنا سر اٹھایا اور عرش کے پایوں پر لکھا ہوا دیکھا۔ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ

اس سے میں سمجھ گیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اس نام کو متصل کیا ہے۔ جو تجھے تمام مخلوقات سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السلام تو نے سچ کہا، اگر محمد صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ فرماتا۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات وہ عظیم ترین ذات ہے کہ جو آدم علیہ السلام کی توبہ کا وسیلہ بنی۔ مالک کائنات نے خود قرآن حکیم میں فرمایا۔

یَاَایُّھَاالَّذِینَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللہَ وَ ابۡتَغُوااِلَیۡہِ الوَسِیۡلَتہ

(المائدہ آیت۳۲)

ترجمہ۔ اے ایمان والو، اللہ سے ڈرتے رہو اور اسکی جناب میں باریابی کا ذریعہ تلاش کرو۔ (یعنی عمل اختیار کرو)

امت مسلمہ کا ہمیشہ سے یہی عقیدہ رہا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید الخلق والعباد ہیں اور بحالت حیات ظاہری، برزخی اور روز قیامت اللہ تعالیٰ کی جناب میں اعلیٰ وارفع ہیں شفاعت عظمیٰ کے مالک بھی آپ ہی ہیں۔ تمام مسلمانوں کا یہ متفقہ عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز قیامت مخلوق کی شفاعت فرمائیں گے۔ یہ شفاعت صرف اپنی امت کیلئے نہیں بلکہ تمام مخلوق کیلئے ہے۔ بخاری اور مسلم میں "صراحتہ" اس امر کا اعلان موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

انا سید الناس یوم القیمتہ۔

Marfat.com

(مشکواۃ شریف ص ۵۱۱)

یعنی قیامت کے روز اللہ تعالی محمد کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مقام سیادت عطا فرمائیں گے۔

اس حدیث پاک میں لوگوں کا حضرات انبیاء کرام سے شفاعت کی التجا کرنا اور ہر ایک کا معذرت کے ساتھ انہیں دوسروں کی طرف رہنمائی فرمانا، حتی کہ عیسی علیہ السلام سے محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بشارت پانا پھر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انہیں قبول کرنے کے بعد۔ انا لھا انا لھا۔

فرمانا، (محمد کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے توسل کی روشن دلیل ہے۔

علامہ ابن تیمیہ نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ سید الشفعاء حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مخلوق خدا قیامت کے روز شفاعت کیلئے درخواست کرے گی۔ اور آپ پروردگار کے حضور حاضر ہونگے۔ اور سجدہ میں گر پڑیں گے۔ آپ نے فرمایا۔

فاحمد ربی بمحامد یفتحھا

علی لااحسنھا الان فیقال

Marfat.com

ای محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۸۸)

ترجمہ۔ میں اپنے رب کی ایسی صفات سے تعریف کرونگا جو اس وقت مجھے معلوم نہیں اسی وقت مجھ پر کھولی جائیں گی۔ پھر کہا جائے گا، اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنا سر اٹھا اور کہہ سنا جائے گا۔ مانگ دیا جائے گا۔ شفاعت فرما، قبول کی جائے گی۔

اور پھر آپ صلعم شفاعت فرمائیں گے۔ جو کہ قبول فرمائی جائیگی۔

حدیث شفاعت

بخاری و مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا محمد کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ کیوں کر ہوگا مالک کائنات، اللہ تعالی سب اولین و آخرین کو ایک ہموار میدان میں جمع فرمائے گا۔ اور دیکھنے والا سب ہی اہل محشر کو دیکھ سکے گا۔ اور ان کو بلانے والا سب تک اپنی آواز پہنچائے گا۔

Marfat.com

سورج لوگوں کے سروں کے قریب آجائے گا۔ اور لوگوں کو اس قدر کرب والم لاحق ہو گا جو کہ انکی قوت برداشت سے باہر ہو گا۔ چنانچہ وہ باہم صلاح و مشورہ کریں گے کہ تم سب کو اپنی حالت زار معلوم ہے کیا تم کسی ایسے (محبوب و مقبول) کو تلاش نہیں کرتے جو اللہ کے ہاں تمہاری شفاعت کرے۔ ان میں سے بعض لوگ کہیں گے تمہارے باپ آدم علیہ السلام اس امر کے لائق ہیں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے آدم علیہ السلام آپ ابوالبشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں مخصوص روح کو پھونکا اور ملائکہ کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ (تحیت و تعظیم) کیا اور آپ کو جنت میں ٹھہرایا گیا۔ آپ رب کے پاس ہماری شفاعت نہیں فرماتے؟ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں اور ہمیں کتنی محنت و مشقت و کرب والم کا سامنا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میرے رب تعالیٰ نے آج اس قدر غضب وجلال کا اظہار فرمایا ہے کہ نہ ایسا اظہار کبھی پہلے فرمایا اور نہ بعد ازاں فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا۔ مگر میں اس حکم کی تعمیل نہ کر سکا۔ میں اپنی ذات کی فکر میں ہوں۔ میرے علاوہ کسی دوسرے پیغمبر کے پاس جاؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ اور یوں عرض کرینگے اے نوح علیہ

Marfat.com

الصواۃ والسلام آپ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اہل ارض کی طرف مبعوث فرمایا گیا اور آپ کو اللہ تعالی نے بہت شکر گذار بندہ قرار دیا ہے۔ کیا دیکھتے نہیں کہ ہمارا حال کیا ہے؟ کیا اللہ کی جناب میں ہماری شفاعت نہیں فرماتے؟ وہ فرمائیں گے میرے رب تعالی نے جس قدر قہر و غضب کا آج مظاہرہ فرمایا ہے نہ اس طرح کا مظاہرہ آج سے پہلے فرمایا اور نہ ہی آج کے بعد فرمائے گا۔ مجھے اللہ تعالی کی طرف سے ایک دعا (واجب القبول والاجابت) کا حق دیا تھا جس کو میں نے اپنی قوم (کی ہلاکت) کیلئے استعمال کر لیا۔ مجھے اپنے نفس کی فکر ہے۔ میرے علاوہ کسی دیگر سے جا کر عرض کرو، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جا کر استدعا کرو، سبھی لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہونگے اور یوں گویا ہونگے کہ اے ابراہیم علیہ السلام آپ اللہ تعالی کے نبی ہیں اور تمام روئے زمین کے لوگوں میں سے اس کے خلیل ہیں ہمارے لئے جناب الہی میں شفاعت کیجئیے۔ وہ جواب میں فرمادیں گے کہ رب تعالی نے آج کے دن جس قہر و جلال کا اظہار فرمایا ہے۔ ایسا ظہور نہ پہلے دیکھنے میں آیا ہے۔ اور نہ ہی آج کے بعد دیکھنے میں آئیگا۔ مجھ سے تین ایسے امور سرزد ہوئے جو (بہ نظر ظاہر) خلاف واقع تھے۔ اور حقیقت کے خلاف، مجھے اپنے نفس کی فکر دامن گیر ہے۔ اس اہم کام کیلئے کسی دوسرے سے عرض کرو۔ موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ اہل

Marfat.com

محشر کا یہ سیل بے پناہ رواں دواں حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے پاس حاضر ہوگا۔ اور ان سے عرض کرے گا اے موسیٰ! آپ اللہ تعالی کے وہ عظیم الشان رسول ہیں جن کو اللہ تعالی نے تمام لوگوں پر اپنی رسالت اور اپنی ہم کلامی سے نوازا۔ آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس حالت زار میں ہیں۔ بارگاہ رب کریم میں حاضر ہو کر ہمارے لئے شفاعت فرمائیے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے آج رب تعالی کا جو غضب و جلال ظہور پذیر ہے وہ نہ آج سے قبل دیکھنے میں آیا ہے اور نہ ہی بعد میں دیکھنے میں آئیگا۔ مجھ سے ایسے شخص کا قتل سرزد ہو گیا تھا۔ جس کے قتل کا حکم اللہ تعالی نے نہیں دیا تھا۔ میں اپنی ذات کیلئے خوف زدہ ہوں لہذا اس امر کیلئے کسی دوسرے کی خدمت میں حاضری دو۔ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ کی طرف جاؤ۔

سبھی لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ ان سے عرض کریں گے۔

اے عیسیٰ علیہ اسلام آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں۔ اور کلمتہ اللہ جن کو حضرت مریم کی طرف القاً فرمایا گیا۔ اور آپ اللہ تعالی کی روح مکرم ہیں۔ جس کو اس نے دیگر ارواح سے مخصوص فرمایا۔ آپ نے حالت شیر خوار گی اور عالم مہد میں لوگوں سے کلام فرمایا۔ دیکھتے نہیں کہ ہماری زبوں حالی کہاں تک پہنچ گئی۔ ہمارے لئے بارگاہ رب قدوس میں شفاعت فرمائیں۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

فرمائیں گے میرے رب کا غضب و جلال آج کے دن جس عروج پر ہے ایسا نہ کبھی پہلے ہوا اور نہ بعد ازاں ہوگا۔ میں اپنے لئے فکر مند ہوں وہ کسی ذنب و تقصیر کا ذکر نہیں فرمائیں گے البتہ یہ فرمائیں گے میرے علاوہ کسی دیگر ذات والا سے جا کر عرض کرو۔ جاؤ محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر عرض کرو۔

سب انبیاء کی امتیں خاتم الانبیاء والمرسلین کی بارگاہ میں حاضری دیں گی اور یوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض پرداز ہونگی۔ اے محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے لئے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت کا اعلان کردیا ہے۔ ہماری حالت زار پریشانی و سرگردانی آپ کی نگاہ اقدس میں ہے۔ ہمارے لئے اپنے رب کریم کی جناب میں شفاعت فرمائیے۔ غرضیکہ

ع۔ ملتجی ہوں گے انہی سے سب پیمبر دیکھنا

سرور عالم محبوب خدا علیہ التحیتہ والثنا فرماتے ہیں۔ کہ میں ان کی شفاعت کیلئے بارگاہ ذوالجلال میں حاضری دونگا۔ حریم قدس میں داخل ہوتے ہی عرش عظیم کے سامنے سجدہ ریز ہو جاؤنگا۔ پھر اللہ کریم مجھ پر اپنے محامد و محاسن اور حسن ثناء و ستائش کے وہ خزائن منکشف فرمائے گا جو مجھ سے قبل کسی پر منکشف نہیں ہوئے پھر ارشاد باری ہوگا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ۔

Marfat.com

جو مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ جس کی شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ میں اپنے سر کو سجدہ سے اٹھاؤں گا اور عرض کرونگا۔ اے میرے رب کریم میری امت کی مغفرت و بخشش فرما۔ میری امت پر نگاہ لطف و کرم فرما۔ مجھے حکم دیا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے ان افراد کو جن پر حساب و مواخذہ نہیں ہے جنت کے دروازوں میں سے دائیں دروازوں سے جنت کے اندر داخل کردو۔ اور دوسرے دروازوں سے داخل ہونے میں لوگوں کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کے دروازوں میں سے ہر دروازہ کی دونوں جانب باہمی فاصلہ اس قدر ہے جس قدر کہ مکہ مکرمہ اور ہجر یا مکہ مکرمہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔

اس حدیث شریف کی روشنی میں لوگوں کا شفاعت کی درخواست کرنا توسل کے ثبوت کی واضح ترین اور قوی ترین دلیل ہے امام زرقانی " شرح مواہب لدنیہ " میں قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ یہ امر عین ممکن ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو قطعی طور پر معلوم ہو کہ آج شفاعت کے مالک صرف اور صرف محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہر نبی کا اہل محشر کو دوسرے نبی کی جانب بھیجنا صرف محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عظمت اور آپ کے شرف و فضل کو ظاہر کرنے کیلئے ہو۔

Marfat.com

علامہ ابن عربی کی رائے

امام عبدالوہاب شعرانی" الیواقیت و الجواہر" میں حضرت شیخ محی الدین ابن العربی رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روز محشر ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا۔ شفیع روز جزا کون ہے؟ سرور دو عالم محمد کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں اس کی خبر کیوں دی ہے کہ شافع اول بھی میں ہوں اور سب سے اول میری شفاعت ہی قبول ہونی ہے۔ یہ محض ہم پر شفقت عامہ اور رحمت تامہ کا اظہار ہے تاکہ ہم یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام کے پاس جانے اور ان سے نفسی نفسی کا جواب سن کر لوٹنے کی مشقت نہ اٹھائیں لہذا آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمیں خدا داد رفعت و عظمت کی اطلاع دے کر یہ سمجھانا چاہا کہ ہم اپنی جگہ پر آرام وسکون اور راحت و اطمینان کے ساتھ کھڑے رہیں۔ تاآنکہ محبوب کریم علیہ السلام کا وقت شفاعت آ پہنچے۔ اور آپ انا لھا ، انا لھا۔ (میں ہوں شفاعت کیلئے) کا اعلان فرمائیں۔

لواءِ حمد

قال صلی اللہ علیہ وسلم انا

Marfat.com

اول الناس خروجا اذابعثوا
وانا خطیبهم اذاوفدوا انا
مبشر ہم اذا یسئوا ولواء
الحمد یومئذ بیدی وانا
اکرم ولد آدم علی ربی ولا
فخر(رواہ ترمذی عن
انس رضؓ (مشکواۃ شریف
ص ۵۱۴)

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا، کہ جب قیامت کے روز لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائے گا۔ تو میں سب سے پہلے مزار القدس سے نکلنے والا ہوں گا۔ اور میں ہی انکی طرف سے اللہ تعالی کے ساتھ کلام کرونگا۔ جب وہ جناب باری میں سائل بن کر حاضر ہوں گے اور میں ہی مژدۂ مغفرت و بخشش سنانے والا ہوں گا۔ جب کہ وہ ناامید ہونے لگیں گے لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور میں تمام اولاد آدم اور نسل انسانی سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ عظیم و مکرم ہوں گا۔

Marfat.com

اور یہ بات بطور فخر نہیں کہہ رہا ہوں۔

سب سے پہلے آپؐ اٹھیں گے

قال صلی اللہ علیہ وسلم"
انا سید ولد آدم یوم
القیامتہ و اول من ینشق
عنہ القبرو اول شافع و اول
مشفع" رواہ مسلم
وابوداود عن ابی ہریرۃؓ
(مشکواۃ شریف ص ۵۱۱)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک صاحب لولاک علیہ افضل الصلوات نے ارشاد فرمایا۔ میں قیامت کے روز اولاد آدم اور نسل انسانی کا سردار ہوں۔ سب سے پہلے حجاب قبر مجھ سے الگ ہوگا۔ میں پہلا شفیع ہوں اور عنداللہ پہلا مقبول الشفاعت ہوں۔ (مسلم شریف وابوداود شریف)

قال صلی اللہ علیہ وسلم انا
سید ولد آدم یوم القیامتہ

Marfat.com

سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور پہلا مقبول الشفاعت اور میرا یہ اعلان اظہار فخر و ناز کیلئے نہیں ہے۔ (امام احمد ترمذی اور ابن ماجہ)

انبیاء کی سیادت

قال صلی اللہ علیہ وسلم " اذاکان یوم القیامتہ کنت امام النبیین و خطیبھم و صاحب شفا عتھم غیر فخر" رواہ الترمذی عن ابی بن کعبؓ (مشکواۃ شریف ص ۵۱۴)

ترجمہ۔ امام ترمذی نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا، کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں قیامت کے دن سب انبیاء علیہم السلام کا امام ہوں گا۔ اور ان کی طرف سے اللہ تعالی کے ساتھ گفتگو کرنے والا (ترجمان) اور ان کو

Marfat.com

اللہ تعالی سے شفاعت کا حق دلانے والا- میں حقیقت کا اظہار کرتا ہوں نہ کہ فخر و تکبر کا اظہار، (ترمذی)

ضعیف ایمان والوں کی شفاعت

قال صلی اللہ علیہ وسلم" اذاکان یوم القیامتہ شفعت فقلت یارب' ادخل الجنتہ من کان فی قلبہ خرد لۃ من ایمان فید خلون ، ثم اقول ادخل الجنتہ من کان فی قلبہ ادنی شیً (متفق علیہ مشکواۃ شریف ص ۴۸۹)

ترجمہ- امام بخاری حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ شفیع خلائق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن مجھے شفیع بنایا جائیگا- تو میں اللہ تعالی سے عرض کرونگا- اے اللہ ان تمام لوگوں کو جنت میں داخل فرما- جن کے دلوں میں

Marfat.com

رائی کے دانہ کی مقدار ایمان و اخلاص ہے۔ چنانچہ انہیں جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ پھر عرض کرونگا۔ اے اللہ ان تمام لوگوں کو جنت میں داخل فرما۔ جن کے دلوں میں ادنی ترین مقدار میں ایمان و اخلاص موجود ہے۔

آپؐ کی پانچ خصوصیات

قال صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت خمسالم یعطھن احد قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر ، و جعلت لی الارض مسجد و طھور فایمار جل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل ، واحلت لی المغانم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان

Marfat.com

النبی یبعث الی قومہ خاصۃ و بعثت الی الناس عامۃ" (متفق علیہ بحوالہ مشکواۃ شریف ص ۵۱۲)

ترجمہ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے ایسے پانچ خصائص حمیدہ اور اوصاف سے نوازا گیا ہے جو کسی دوسرے نبی کو عطا نہیں کئے گئے۔

1۔ مجھے ایک ماہ کی مسافت تک رعب و دبدبہ اور جاہ وجلال کے ساتھ منصور و موید فرمایا گیا۔

2۔ تمام روئے زمین کو میرے لئے طہارت بنا دیا گیا ہے۔ میرے امتی کو جہاں بھی وقت نماز آئے اس جگہ نماز پڑھنے کی رخصت ہے۔

3۔ میرے لئے (اور میری امت کیلئے) اموال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے۔ اور مجھ سے پہلے کسی نبی کیلئے ان کو حلال نہیں کیا گیا تھا۔

4۔ مجھے شفاعت عظمیٰ عطا کی گئی ہے۔

5۔ ہر نبی ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام نوع

Marfat.com

انسانی کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

حشر کے دن رتبہ والائے سرور دیکھنا

قال صلی اللہ علیہ
وسلم "انا اول الناس
خروجا اذابعثوا، وانا
قائدھم اذ وفدوا، وانا
خطیبھم اذ انصتوا وانا
مستشفعھم اذاحبسوا وانا
مبشرھم اذا یئسوا،
الکرامتہ والمفاتیح یومئذ
بیدی ، ولواء الحمد یومئذ
بیدی ، وانا اکرم ولد آدم
علی ربی یطوف علی الف

Marfat.com

خادم کا نھن بیض مکنون اولولوء منشور، (رواہ الترمذی والرارمی بحوالہ مشکواۃ شریف ص ۵۱۴)

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سید المرسلین علیہ و علیھم الصلوات والسلام نے ارشاد فرمایا۔

میں سب لوگوں سے پہلے قبر سے نکلوں گا جب کہ انہیں قبروں سے اٹھایا جائیگا۔

میں ان کا قائد اور پیشوا ہوں گا۔ جب کہ وہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے۔

میں ہی ان کی طرف سے اللہ تعالی کے ساتھ کلام کرنے والا ہوں گا جبکہ وہ خاموش ہو جائیں گے۔ اور لب سوال کرنے سے قاصر، میں ان کیلئے طلب گار شفاعت ہوں گا جبکہ انہیں میدان محشر میں روک دیا جائیگا۔ میں ہی ان کو مژدہٗ مغفرت و بخشش سنانے والا ہوں گا۔ جب انہیں خلاصی اور چھٹکارا کی امید نہیں ہوگی۔ عزت و کرامت اور خزائن آخرت کی چابیاں اس دن میرے ہاتھ میں ہوں گی لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ میں تمام اولاد آدم علیہ السلام

Marfat.com

سے اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ معظم و مکرم ہوں گا۔ میری خدمت کیلئے ہزار خادم کمر بستہ حاضر بارگاہ ہوں گے۔ گویا کہ وہ سفید موتی ہونگے۔ جو پردوں میں مستور ہوں۔ یا بکھرے موتیوں کی مانند ہوں گے۔

مقام محمود

قال صلی اللہ علیہ وسلم سلوااللہ لی الوسیتہ، قالوا یا رسول اللہ ومالوسیلتہ؟ قال اعلی درجۃ فی الجنتہ لاینا لہا الارجل واحد وارجوان اکون انا ہو رواہ الترمذی من ابی ہریرۃ (مشکواۃ شریف ص ۵۱۴)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سید الانبیاء علیہ السلام نے فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی

Marfat.com

دعا کرو۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول اللہ وسیلہ کون سی چیز ہے؟۔

آپ نے فرمایا وہ جنت کا بلند ترین مقام ہے۔ جسے صرف ایک ہی شخص حاصل کر سکے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس درجہ عالیہ پر فائز ہونے والا وہ شخص میں ہونگا۔

(ف) یقین کی صورت کو رجاء وامید میں ذکر کرنا محض تواضع وانکسار پر مبنی ہے ورنہ اس مرتبہ کا حصول آپ کے لئے یقینی ہے

استجابت دعا

قال صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی مرسل سوال اوقال لکل نبی دعوۃ قد دعاھا لامتہ وانی اختبأت دعوتی شفاعتہ لامتی

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

Marfat.com

کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کیلئے اللہ تعالی کی طرف سے ایک دعا کا اذن ہے۔(جس کی قبولیت اللہ تعالی نے اپنے ذمہ کرم پر لی ہے۔)جو انھوں نے دنیا میں ہی اپنی امت کیلئے استعمال فرما لیا اور میں نے اپنا حق دعا قیامت کے دن امت کی شفاعت کیلئے بچا کر رکھا ہوا ہے۔ (بخاری ومسلم)

ہر مسلمان مستحق شفاعت ہے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" اعطیت خمسالم یعطهن احد قبلی جعلت لی الارض مسجدا و طهورا ، واحلت لی الغنائم ولم تحل لنبی کان قبلی، ونصرت بالرعب مسیرة شهر علی عدوی و بعثت

Marfat.com

الی کل احمر واسود ،
واعطیت الشفاعتہ وہی
نائلة من امتی من لایشرک
باللہ شیاء ، رواہ البزارعن
ابی ذرواسنادہ جید(
وروراہ مسلم ایضاً بحوالہ
مشکواۃ شریف ص ۵۱۲)

ترجمہ۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ سید عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ فضائل کے ساتھ مخصوص ٹھہرایا گیا ہے۔ جو مجھ سے پہلے کسی کو عطا نہیں کئے گئے۔

1۔ تمام روئے زمین میرے لئے جائے نماز اور قابل طہارت اور تیمم بنادی گئی ہے۔

2۔ اموال غنیمت میرے لئے حلال قرار دیئے گئے ہیں۔ جبکہ پہلے انبیاء علیہم السلام کیلئے حلال نہیں تھے۔

3۔ مجھے ایک ماہ کی مسافت تک موجود اعداء پر رعب ودبدبہ کے

Marfat.com

ساتھ نصرت اور امداد دی گئی ہے۔
4۔ سیاہ و سفید یعنی عرب و عجم کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔
5۔ اور مجھے شفاعت عظمیٰ عطا کی گئی ہے۔ اور وہ انشااللہ میری امت کے ان تمام افراد کو اپنے احاطہ میں لے لے گی۔ جو شرک و کفر سے محفوظ رہ کر دنیا سے رخصت ہوئے ہوں گے۔ (رواہ بزار)

آپ کی امت

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم" انا اول شفيع فى الجنة" لم يصدق نبى من الانبياء ماصدقت وان من الانبياء ماصدقه من امته الارجل واحد (مسلم بحواله مشكواة شريف ص ٥١١)

Marfat.com

ترجمہ۔ میں جنت میں پہلا شفیع ہونگا۔ جس قدر میری تصدیق کی گئی ہے اس قدر کسی نبی کی تصدیق نہیں کی گئی انبیاء علیہم السلام میں سے بعض ایسے نبی بھی ہونگے جنکی تائید و تصدیق صرف ایک شخص نے کی ہوگی۔

خدا کے ساتھ شرک نہ کرنے والے کی شفاعت

قال صلی اللہ علیہ وسلم انی لقائم انتظرامتی تعبر اذجاء عیسی علیہ السلام قال فقال ہذہ الانبیاء قد جاء تک یا محمد یساءلون ، اوقال یجتمعون الیک تدعواللہ ان یفرق بین جمع الامم الی حیث یشاء لعظم ماھم فیہ فالخلق ملجمون فی العرق ،

Marfat.com

فأماالمومن فهو علیہ کا
لذکمتہ، واما الکافر فیغشاہ
الموت قال یا عیسی
انتظرحتی ارجع الیک ۔ قال
و ذہب نبی اللہ صلی اللہ
وعلیہ وسلم فقام تحت
العرش فقال مالم یقل ملک
مصطفیٰ ولا نبی مرسل ،
فاوحی اللہ الی جبریل علیہ
السلام ان اذہب الی محمد
فقل لہ ارفع راسک سل
تعطہ واشفع قال فشفعت فی
امتی ان اخرج من کل
تسعتہ و تسعین انسانا

Marfat.com

واحداً قال فمازلت اتردو
علی ربی فلا اقوم فیہ مقاماً
الا شفعت حتی اعطا نی اللہ
من ذلک ان قال ادخل من
امتک من خلق اللہ من
شہدان لا الہ الا اللہ یوما
واحداً مخلصاً و مات علی
ذلک (رواہ احمد و ورواتہ
محتنج بہم فی الصحیح من
انس)

ترجمہ۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید الانبیاء علیہ التحیتہ و الثناء نے ارشاد فرمایا میں قیامت کے دن پل صراط کے قریب کھڑا ہو کر اپنی امت کے پل پر سے گذرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میرے پاس آئے گے اور کہیں گے کہ سبھی انبیاء علیھم السلام آپ کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوئے ہیں۔ اور آپ سے ایک درخواست کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ تمام امم کو اپنے اپنے ٹھکانوں تک پہنچائے اور اس میدان کے شدائد و مصائب سے ان کو خلاصی دے۔ وہ سبھی اپنے اپنے پسینہ میں غرق ہو رہے ہیں اور پسینہ ان کے مونہوں تک پہنچا ہوا ہے۔ مومن پر تو میدان محشر میں زکام کی سی حالت طاری ہوگی۔ مگر کافر پر موت کا سا عالم ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمائیں گے۔ آپ یہیں ٹھہریں تا آنکہ میں واپس آپ کے پاس پہنچوں۔ سرور کائنات علیہ افضل الصلوات بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوں گے۔ عرش عظمت کے نیچے کھڑے ہوں گے اور اس قرب سے نوازے جائیں گے جو نہ کسی مقرب فرشتہ کو حاصل ہوگا اور نہ ہی نبی مرسل کو اور اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کا شکر بجا لاتے ہوئے سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ محمد کریم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ اور ان سے عرض کرو۔ اپنا سر اٹھائیے جو مانگو آپ کو دیا جائیگا۔ جس کی شفاعت کرو گے قبول کی جائے گی۔ چنانچہ مجھے امت میں شفاعت کا حق دیا جائے گا۔ اور پہلی دفعہ ہر ننانوے افراد میں سے ایک فرد کو جہنم کی دھکتی آگ سے نکال کر جنت میں لے جانے کا اختیار دیا جائے گا۔ ان کو نکال کر پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری دونگا اور حسب سابق عرض

Marfat.com

کرونگا۔ اور یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ حتی کہ اللہ تعالی مجھ کو یہ اختیار عطا فرمائے گا کہ جاؤ اور ہر اس شخص کو جنت میں داخل کرو جس نے زندگی بھر ایک مرتبہ بھی خلوص دل سے لاالہ الااللہ کی شہادت دی ہو اور اسی پر فوت ہوا ہو۔

جہنم میں داخل ہونے والوں کی شفاعت

قال صلی اللہ علیہ وسلم یدخل من اہل ھذہ القبلتہ النار من لایحصی عدد ہم الا اللہ بما عصوااللہ واجترء و اعلی معصتیہ ، وخالفوا طاعتہ فیؤذن لی فی الشفاعتہ فاثنی علی اللہ ساجدا کما اثنی علیہ قائما فیقال لی ارفع راسک وسل

Marfat.com

تعطہ واشفع تشفع (رواہ الطبرانی فی الکبیرو الصغیر باسناد حسن عن عبداللہ بن عمرو بن العاص)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل قبلہ اور اہل اسلام میں سے بے شمار لوگ عصیان و طغیان اور ارتکاب معاصی و سئیات کی وجہ سے جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے۔

مجھے ان کی شفاعت کا اذن دیا جائے گا۔ میں سجدہ ریز ہو کر اللہ رب العزت کی حمد و ثناء بجالاؤں گا۔ جیسے کہ کھڑا ہو کر اس کی حمد و ثناء بجالاؤں گا۔ مجھے حکم دیا جائے گا کہ اپنے سر کو سجدہ سے اٹھاؤ جو چاہو مانگو تمہیں دیتے ہیں۔ اور جس کی شفاعت کرنا چاہتے ہو کرو تمہاری شفاعت قبول کرتے ہیں۔ طبرانی کبیر و صغیر

ہر مسلمان کی شفاعت

روی الامام احمد وابن

Marfat.com

حبان فی صحیحہ عن ابی
هریرة رضی الله عنہ قال
سالت رسول الله صلی الله
علیہ وسلم قلت یا رسول
الله ماذا اراد الیک ربک
فی الشفاعة قال والذی
نفس محمدبیده ، لقد
ظننت انک اول من یسألنی
عن ذلک من امتی لمارایت
من حرصک علی العلم،
والذی نفس محمد بیده لما
یهمنی من انقضافهم علی
ابواب الجنتہ اہم عندی من
تمام شفاعتی لهم و

Marfat.com

شفاعتی لمن شهدان لآالہ
الااللہ مخلصاً وان محمد
رسول اللہ یصدق لسانہ
قلبہ و قلبہ لسانہ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم سے عرض کیا کہ اللہ تعالی نے آپ کو شفاعت امم کی صورت میں کیا وعدہ دے رکھا ہے؟۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میرا گمان یہی تھا کہ سب سے پہلے تم ہی مجھ سے یہ سوال کروگے۔ کیونکہ میں نے تمہیں علم کے معاملہ میں بہت حریص دیکھا ہے۔ بخدا میرے امتیوں کا جنت کے دروازوں پر بھیڑ کرنا اور باہم دھکم پیل کی وجہ سے ان کا مشقت اٹھانا مجھے بنسبت اتمام شفاعت کے زیادہ غمگین کرنے والا ہے۔ اور پریشانی میں ڈالنے والا۔

میری شفاعت تو ہر اس شخص کو نصیب ہوگی۔ جس نے خلوص دل سے

"لاآلا الااللہ کی شہادت دی اور محمد رسول اللہ کا اقرار و اعتراف کر

Marfat.com

لیا۔ جب کہ اس کا دل زبان کی تائید و تصدیق کرتا ہو اور زبان دل کی تصدیق و تائید۔ (مسند امام احمد۔ صحیح ابن حبان)

شفاعت کبریٰ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیامتہ ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر ومامن نبی یومئذ آدم فمن سواہ الاتحت لوائی و انا اول من تنشق عنہ الارض ولافخر، قال فیفزع الناس ثلاث فزعات فیاتون، آدم فذکر الحدیث الیٰ ان قال فیاتونی فانطلق معھم قال

Marfat.com

ابن جدعان قال انس فکانی
انظر الی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال فآخذ
بحلقۃ باب الجنۃ فاقعقها
فیقال من ہذا فیقال محمد
فیفتحون لی ویرحبون،
فیقولون مرحبا، فاخر
ساجدا، فیلهمنی اللہ من
الثناءوالحمد فیقال لی ارفع
راسک سل تعطہ واشفع
تشفع وقل یسمع لقولک
وہوالمقام المحمودالذی
قال اللہ(عسی ان یبعثک
ربک مقاماً محمودا) رواہ

Marfat.com

الترمذی عن ابی سعیدؓ (مشکواۃ شریف ص ۴۸۸)

ترجمہ۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا۔ میں قیامت کے دن تمام نسل انسانی اور اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں اور یہ اعلان بطور فخر نہیں کر رہا ہوں میرے ہی ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور یہ اظہار از روئے فخر و ناز نہیں ہے۔ اس دن آدم علیہ السلام اور ان کے بعد تشریف لانے والے تمام انبیاء علیھم السلام میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ میں ہی وہ پہلا شخص ہوگا جس پر سے حجاب قبر شق ہوگا اور یہ انکشاف از راہ غرور و تکبر نہیں ہے۔ لوگ تین مرتبہ خوف وہراس کا شکار ہوں گے تب طلب شفاعت کیلئے حضرت آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضری دیں گے۔ (تفصیلاً حدیث بیان کرتے ہوئے آخر میں یوں فرمایا کہ بعد ازاں) میرے پاس حاضر ہوں گے میں شفاعت کے لئے ان کے ساتھ چلوں گا۔

ابن جدعان فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا میں رسول کریم علیہ السلام کو ابھی دیکھ رہا ہوں جب کہ آپ فرما رہے تھے کہ میں جنت کے دروازہ کی زنجیر پکڑ کر ہلاؤں گا۔ دربان دریافت کرے گا کون؟ میں کہوں گا۔ "محمد" خازن اور دربان و خدام

Marfat.com

فوراً باب جنت کھولیں گے۔ اور مجھے خوش آمدید اور مرحبا صد مرحبا کہیں گے ۔ میں فوراً ذات کبریا کی تعظیم و تکریم بجا لاتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ اور اللہ تعالی مجھے حمد و ثناء (مخصوص کلمات طیبات) الہام فرمائے گا۔ پھر مجھے حکم دیا جائے گا۔ اے محمد اپنے سر کو بلند کرو، جو مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ جس کی شفاعت کرو قبول کی جائے گی۔ جو چاہو کہو تمہاری بات پوری توجہ سے سنی جائے گی۔ یہ ہے وہ "مقام محمود" جس کا اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔

عسى ان يبعثك ربك
مقاماً محموداً (سوره بنی
اسرائیل)

وہ وقت قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر کھڑا کرے۔

حتیٰ ترضی

قال صلی الله عليه وسلم
اشفع لامتی حتی ینادینی
ربی تبارک و تعالی، فیقول

Marfat.com

قدرضیت یا محمد فاقول ای رب رضیت (رواہ البزار و الطبرانی عن علی ، واسنادہ حسن)

ترجمہ۔ حضرت علی المرتضے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فخر الاولین و آلاخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے شفاعت کروں گا۔ حتی کہ اللہ تعالی مجھے پکار کر فرمائے گا۔ اے محمد کیا راضی ہو گئے ہو؟ میں عرض کروں گا کہ میرے رب میں راضی ہو چکا ہوں (بزار و طبرانی)

امت محمدیہ کا مقام

قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا ارادللہ ان یقضی بین خلقہ نادی مناد این محمد وامتہ فاقوم وتبعنی امتی

Marfat.com

غرامحجلین من اثر الطهور فنحن الاخرون الاوّلون واول من یحاسب و تفرج لنا الامم عن طریقنا، وتقول الامم کادت ھذه الامتہ ان تکون انبیاء کلھم (رواه ابوداؤد و الطیالسی عن ابن عباسؓ)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ سید المرسلین علیہ الصلوات والتسلیم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالی مخلوق میں فیصلہ کا ارادہ فرمائے گا۔ تو ندا دینے والا ندا دے گا کہاں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت، میں اٹھ کر بارگاہ رب العالمین میں حاضر ہوں گا اور میرے پیچھے پیچھے میری امت ہو گی۔ جب کہ ان کے چہرے اور اعضاً وضو کی وجہ سے نورانی ہوں گے۔ الغرض ہم آخری ہیں۔ (بعثت وظہور کے لحاظ سے) اور اول بھی ہیں (حساب وکتاب اور دخول جنت کے اعتبار سے) ہماری راہ

Marfat.com

سے دوسری امتوں کو ہٹایا جائے گا۔ (اور ہمارا راستہ صاف کیا جائے گا۔ ہماری اس عزت و کرامت کو دیکھ کر دوسری) امتیں کہیں گی یہ تو ساری امت اس مرتبہ کو پہنچی ہوئی ہے کہ گویا نبی ہیں۔ (ابوداؤد طیالسی)

مذکورہ بالا احادیث سے یہ امر عیاں ہے کہ محمد کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صاحب وسیلہ ہیں اب یہاں سوال یہ ہے کہ وسیلہ سے مراد کیا ہے؟ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "کسی شخص کا جو جاہ ہوتا ہے۔ اللہ کے نزدیک اس جاہ کی قدر اس پر رحمت متوجہ ہوتی ہے۔ اور توسل کی حقیقت یہ ہے کہ جتنا قرب اسکا آپ کے نزدیک ہے اس کی برکت سے اے اللہ مجھ کو فلاں چیز عطا کر کیونکہ اس شخص سے تعلق ہے اس طرح اعمال صالحہ کا توسل آیا ہے حدیث میں اسکے بھی یہی معنی ہیں کہ اس عمل کی جو قدر حق تعالی کے نزدیک ہے اور ہم نے وہ عمل کیا ہے اے اللہ بہ برکت اس عمل کے ہم پر رحمت ہو۔ اور حاصل توسل فی الدعاء کا یہ ہے کہ اے اللہ فلاں بندہ آپ کا مورد رحمت ہے ہم اس سے محبت و اعتقاد رکھتے ہیں۔ پس ہم پر بھی رحمت فرما۔ توسل کی حقیقت یہ ہے کہ اے اللہ فلاں شخص میرے نزدیک آپ کا مقبول ہے۔ اور مقبولین سے محبت رکھنے پر آپ کا وعدہ محبت ہے۔ انا مع من احب۔ پس میں آپ سے اس رحمت کو مانگتا ہوں۔

Marfat.com

اس طرح توسل اولیاکرام سے بھی موجب رحمت و ثواب ہونا نصوص سے ثابت ہے۔"

عطا کرنے والے اللہ تعالیٰ ہی ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے سوال درحقیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال نہیں بلکہ سوال تو درحقیقت اللہ سے ہے مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو وسیلہ اجابت اور ذریعہ قبولیت بنایا گیا ہے۔ کیونکہ مالک کائنات مولائے کل کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و کرامت اتنی زیادہ ہے کہ وہ انکے وسیلہ سے سوال کرنے والے اور انکی ذات سے توسل کرنے والے کو محروم التفات نہیں فرماتا۔

صحیح بخاری میں حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

من قال اذا سمع النداء
اللهم رب هذه الدعوة التامة
و الصلواة القائمة آت
محمداً الوسيلة والفضيلة وا
بعثه مقاماً محموداً الذى

Marfat.com

وعدته حلت له شفاعتی یوم القیامة (معالم التنزیل ص ۱۳۰ص ج-۳)

ترجمہ- جس نے اذان سن کر کہا یا الہی اس مکمل دعوت اور صلوۃ قائمہ کے رب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ و فضیلت عطا کر اور اس مقام محمود میں انہیں اٹھا جس کا تو نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے- تو میری شفاعت قیامت کے دن اس پر اتر پڑے گی-

توسل قبل از ولادت نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے توسل قبل از ولادت (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا میں آمد سے قبل) ثابت ہے- جیسا کہ امام حاکم رح نے مستدرک میں یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جب خطا غیر ارادی سرزد ہوئی تو انہوں نے مالک کائنات کو یوں عرض کیا-

یا رب اسئلک بحق محمد

Marfat.com

ان تغفرلی

ترجمہ۔ اے میرے رب میں تجھ سے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے۔

مالک کائنات نے کہا، اے آدم تو نے مجھے کیسے پہچانا؟۔

آدم علیہ السلام نے کہا، کہ، اے اللہ جب تو نے مجھے پیدا فرمایا اور مجھ میں روح پھونکی تو میں نے عرش کے پایوں پہ یوں لکھا ہوا پایا۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

تو میں نے سمجھ لیا کہ جس ذات گرامی کا نام اللہ تعالی کے نام کے ساتھ ہے وہ اسکو تمام مخلوقات میں زیادہ پسندیدہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا، اے آدم تو نے سچ کہا، اگر میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا نہ فرماتا، تو تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

واذ سأ لتنی بحقہ فقد غفرت لک ولولا محمد ماخلقتک

ترجمہ۔ چونکہ تم نے انکے حق کے ساتھ مجھ سے مغفرت و

Marfat.com

بخشش کا سوال کیا ہے لہذا میں نے تمہیں بخش دیا اور اگر محمد کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ ہوتے تو میں تمہیں بھی پیدا نہ کرتا۔"

یہاں یہ امر خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہاں لفظ "حق" بمعنی فرض یا واجب نہیں ہے کیونکہ حدیث صحیح میں ہے۔

فما حق العبد علی اللہ

ترجمہ۔ گویا اللہ پر بندوں / مخلوق کا کوئی حق نہیں،

اللہ پر کوئی امر فرض یا واجب ہر گز نہیں ۔ اسلئے حدیث مطہرہ میں جو لفظ بحق محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وارد ہے۔ اس سے مراد سرتاج انبیاء ختم الرسل صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا عنداللہ مقام و مرتبہ ہے اور اس ہستی مقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قدر عالی اور رتبہ بالا کو وسیلہ اجابت اور ذریعہ قبولیت بنایا گیا ہے۔

یہ حقیقت ناقابل تردید ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت سے قبل اہل کتاب (یہود و نصاری) اپنے فریق مقابل پر فتح طلب کرنے میں محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ تعالی سے دعا کیا کرتے اور یوں کہتے تھے

اللھم انا نسئلک بحق نبیک
الذی وعدتنا ان تبعثہ فی
آخرالزمان ان تنصر ناالیوم

Marfat.com

علی عدونا فینصرون

ترجمہ۔ اے اللہ ہم تجھ سے اس رسول کے حق اور وسیلہ سے
جسکا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اسکو تو آخری زمانہ میں بھیجے گا
سوال کرتے ہیں کہ آج کے دن تو ہمیں ہمارے دشمن پر غلبہ عطا
فرما۔ پس انکی مدد کی جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اس جانب
ارشاد فرمایا،

وَلَمَّا جَآءَ هُم كِتَاب مِّن
عِندِاللهِ مُصَدِّق لِّمَا مَعَهُم
وَكَانُوا مِن قَبلُ يَستَفتِحُونَ
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا (البقرة
آیت ٨٩)

ترجمہ۔ جب ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے کتاب پہنچی۔ جو
تصدیق کررہی ہے اس کتاب کی جو ان کے پاس پہلے سے موجود
ہے اور اس کی آمد سے قبل وہ خود کفار کے مقابلہ میں فتح و نصرت
کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔

حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب ابھی عالم دنیا

Marfat.com

میں تشریف نہ لائے تھے اس وقت بھی اہل کتاب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے دعا کرکے فتحیاب ہوتے تھے۔ مالک کائنات نے اس واقعہ کو بیان کرکے قرآن حکیم میں اس قسم کے توسل کی کہیں تردید نہیں فرمائی تو پھر اس کے جواز میں شبہ کی گنجائش کیا ہوسکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زعماء امت علامہ عینی، حافظ ابن حجر، علامہ شوکانی، امام ابوحنیفہ، قاضی عیاض، سید علی قاری، امام شافعی، علامہ سمہودی، امام مالک، علامہ سبکی، علامہ آلوسی، شاہ محمد اسحاق محدث دھلوی رحمھم اللہ سبھی توسل کے قائل ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مقام رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سمجھنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے صراط مستقیم پر گامزن فرمائے۔ (آمین)

یاصاحب الجمال و یا سیدالبشر
من وجھک المنیر لقدنور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترجمہ۔ اے صاحبِ جمال اور انسانوں کے سردار، آپ کے نورانی چہرے سے تو چاند کو روشنی بخشی گئی ہے۔ جیسا کہ آپ کی تعریف کا حق ہے آپ کی تعریف ممکن نہیں۔ خدائے ذوالجلال کے بعد آپ ہی سب سے بڑے ہیں یہی مختصر بات ہے۔

و اول من ینشق عنہ القبرو اول شافع

Marfat.com

واول مشفع رواه مسلم و ابو داود

حیات ظاہرہ میں توسّل کا ثبوت

ترمذی اور ابن ماجہ میں عثمان بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک اندھا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں۔ کہ وہ مجھے اندھے پن سے عافیت نصیب فرمادے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر چاہے تو میں دعا کر دیتا ہوں اور اگر چاہے تو صبر سے کام لے صبر و سکون سے کام لینا (آخرت کے لحاظ سے) تیرے حق میں بہتر ہے۔ اس نے عرض کی آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کو اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور بعد ازاں یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا

اللھم انی اسئلک واتو جہ
الیک بنبیک محمد صلی اللہ
علیہ وسلم نبی الرحمۃ یا
محمد! انی توجھت بک الی
ربی فی حاجتی ھذہ لتقضیٰ
لی اللھم فشفعہ فی

Marfat.com

ترجمہ۔ اے اللہ میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم موصوف بالرحمۃ کے ذریعہ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری جانب متوجہ ہوتا ہوں۔

اے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم، اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں آپ کے واسطے سے اپنے رب کی طرف اپنی حاجت کے لئے متوجہ ہوتا ہوں۔ تاکہ پوری ہو جائے۔ اے خدا میرے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سفارش منظور فرما۔

امام احمد نے بھی اپنی مسند میں یہ حدیث روایت کی ہے اور دعا اس طرح نقل کی کہ نابینا نے کہا

اللھم انی اسئلک واتوجہ
الیک بنبیک محمد نبی
الرحمۃ یا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم واتوجہ بک الیٰ
ربی فی حاجتی ھذہ فتقضیٰ
اللھم فشفعنی فیہ وشفعہ فی

Marfat.com

ترجمہ: اے میرے خدا تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم موصوف بالرحمتہ کے ذریعہ اپنی اس حاجت میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ پوری ہو جائے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں آپ کے وسیلہ جلیلہ سے رب رحیم کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ اپنی اس غرض و حاجت میں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ تو ان کو میرے حق میں شفیع بنا اور ان کی شفاعت قبول فرما۔،

اس حدیث کو امام نسائی، امام بیہقی نے بھی روایت کیا۔
امام بیہقی نے اس میں اتنا اضافہ بھی فرمایا

فقام وقد ابصر،

(وہ شخص سجدہ میں گیا تو نابینا تھا مگر جب دعا مکمل کر کے اٹھا تو بینا ہو چکا تھا)

یہ نکتہ قابل غور ہے کہ محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے براہ راست اس شخص کے لئے دعا نہ فرمائی بلکہ اس کو دعا کرنے کا حکم دیا۔ اس کا دراصل مقصد یہ تھا کہ اس شخص کو بارگاہ محمدی کی طرف پوری توجہ حاصل ہو اور یہ امر واضح ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ جو کہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے وہ انسانوں کی دعاؤں اور مناجات کو سنتا ہے مگر جب محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا توسل شامل ہو جائے تو دعائیں منظور و مقبول ہو جاتی ہیں۔ سرور دو عالم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ تو چاہے تو دعا کرتا ہوں ور چاہے تو صبر کر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دعا کی قبولیت کا حق الیقین تھا۔

رسولؐ کی دعا امت کے حق میں

قرآن حکیم میں خالق کائنات نے فرمایا

وَلَو انَهُم اِذ ظَلَمُو اَنفُسَهُم
جَآءُ وکَ فَاستَغفَرُوالله
وَاستَغفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَ
جَدُوالله تَوَّابًا رَّحِیماًه
(النساء ٦٤)

ترجمہ: جب یہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے تھے تو تمہارے پاس آجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی درخواست کرتا تو یقیناً اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔

یہاں یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ خدا کی طرف سے رسول اس لئے نہیں آتا کہ بس اس کی رسالت پر ایمان لے آؤ بلکہ رسالت کا مطلب یہ ہے کہ قانون زندگی جو رسول لے کر آیا صرف اس کی

Marfat.com

پیروی کی جائے۔ جو احکامات رسول لایا۔ انہیں پر عمل پیرا ہونا پڑے گا وگرنہ ہر راستہ گمراہی کی جانب لے جائے گا۔ اگر غلطی ہو جائے تو ایک واضح اصول دے دیا گیا کہ یہ لوگ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آتے اور پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی مانگتا تو اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔ گویا اللہ کی جانب سے معافی کا اعلان مشروط ہے اور شرط یہ عائد کی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بھی ان کے لئے معافی کے خواستگار ہوں اور جب رسول ان کے لئے اللہ سے معافی کی استدعا کریں گے تو وہ اللہ کے حضور زیادہ مستجاب الدعوات ہوں گے۔ اس آیت مطہرہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ کا نہ صرف جواز موجود ہے بلکہ ایک لحاظ سے توسل کی ترغیب دی جارہی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جمعتہ المبارک کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور عرض کی،

یارسول اللہ هلكت الاموال
و انقطعت السبل فادع الله

Marfat.com

یغیثنا

ترجمہ۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم مال مویشی ہلاک ہو چکے ہیں راستے (سواروں کی ہلاکت کے باعث) منقطع ہو چکے ہیں لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں باران رحمت سے نوازے۔

قبولیت دعا

رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حالت خطبہ میں ہی دست دعا بارگاہ کبریا میں بلند کردیئے اور تین مرتبہ عرض کیا، اے اللہ ہمیں بارش عطا فرما، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بخدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہاتھ اٹھنے سے قبل آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہ آتا تھا۔ یکایک سرور دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پیچھے سے ڈھال کے برابر چھوٹی سی بدلی رونما ہوئی۔ اور آسمان پر پھیل گئی۔ مینہ برسنے لگا اور مسلسل ایک ہفتہ بادل چھایا رہا اور مینہ برستا رہا۔ اگلے جمعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور عرض کی یارسول اللہ (اب پانی کی کثرت سے) مویشی ہلاک ہو رہے ہیں اور راستے منقطع ہو گئے۔ اللہ سے دعا کریں کہ ہم سے بارش روک لے۔ رسول خدا

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ مبارک دعا کے لئے بلند کئے اور عرض کی یااللہ ہمارے ارد گرد بارش ہوتی رہے اور ہم پر نہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جمعہ سے فارغ ہوکر نکلے تو دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللھم حوالینا ولا علینا کہتے جاتے اور بادلوں کی طرف اشارہ فرماتے جاتے۔ دست اقدس جس طرف اٹھتا بادل چھٹ جاتا۔

توسل بعد از وصال

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عام الرمادہ میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قحط سالی کا شکار ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ توسل فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے خدا جب ہم قحط سالی میں مبتلا ہوتے تھے تو تیرے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا وسیلہ لاتے تھے۔ اب ہم تیری جناب اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا وسیلہ لاتے ہیں تو ہمیں سیراب فرما۔

یہ حدیث بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن کے بارے میں نبی

Marfat.com

کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

ان اللہ جعل الحق علیٰ لسان عمر وقلبہ

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل میں حق وصدات کو ودیعت فرمایا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو توسل کے لئے منتخب فرمایا تو اس میں مصلحت وحکمت یہ ہے کہ اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا شرف و فضل ظاہر کیا جائے۔ مزید برآں حضرت عباس رضی اللہ عنہ بوڑھے تھے اور اس بزرگی کو مد نظر رکھتے ہوئے بھی ان کا احترام و اکرام بجا لایا گیا۔ اس سے یہ امر بھی عیاں ہوا کہ غیر نبی سے توسل کیا جاسکتا کیونکہ بعد از وصال صحت توسل کی اہم دلیل وہ روایت ہے جسے علامہ سمہودی نے خلاصۃ الوفا میں نقل فرمایا اور دارمی نے اپنی صحیح میں ابوالجوزا سے روایت کیا کہ جب اہل مدینہ سخت قحط سالی کا شکار ہوئے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے اور پریشان حالی کا شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ مزار اقدس پر سے حجرہ مبارک کی چھت میں آسمان کی طرف ایک سوراخ کردو تاکہ قبر انور اور آسمان کے درمیان سے

Marfat.com

چھت کا حجاب ہٹ جائے۔ اہل مدینہ نے اس فرمان عالی پر عمل کیا تو بہت موسلا دھار بارش ہوئی۔ اس سال کو عام الفتق کا نام دیا گیا کیونکہ اونٹ اس قدر فربہ ہو گئے کہ ان کے کوہان چربی کی وجہ سے پھٹنے لگے اسی طرح بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے اسناد صحیح کے ساتھ نقل فرمایا ہے کہ لوگ خلافتِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں قحط سالی کا شکار ہو گئے۔ بلال بن الحارث نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہوئے اور عرض کی،

یارسول الله استسق لامتک
فانهم هلکوا

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی امت کے لئے بارش کی دعا فرمایئے کیونکہ وہ ہلاکت کے قریب پہنچ چکے ہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابی رضی اللہ عنہ کو شرف دیدار سے مشرف فرمایا پھر نزول بارش کی خوشخبری دی۔

طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے پاس بار بار حاضر ہوتا تھا مگر حضرت عثمان اس کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے اس نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے آپ کی بے اعتنائی کی شکایت کی حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرو

Marfat.com

مسجد میں آکر دو رکعت نفل ادا کرو پھر یوں دعا کرو،

اللھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبینا محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الیٰ ربک لتقضیٰ حاجتی

ترجمہ: "اے اللہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم موصوف بالرحمۃ کے ذریعے اپنی اس حاجت میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں آپ کے وسیلہ جلیلہ سے تمہارے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ اپنی اس غرض و حاجت میں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔"

اس شخص نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے فرمان پر عمل کیا پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفۂ وقت کے پاس گیا تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھ بٹھایا اور کہا کہ فرمائیں کیا کام ہے؟ اس شخص نے اپنی حاضری کا مقصد عرض کیا۔ آپ نے اس کو پورا فرما دیا اور ساتھ ہی فرمایا جو کام بھی تمہیں درپیش ہو، میرے پاس آجایا کرو۔ میں ضرور کر دیا کروں گا۔ وہ شخص بعد میں حضرت عثمان بن حنیف رضی

Marfat.com

اللہ عنہ کو ملا تو آپ کا شکریہ ادا کیا۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک نابینا حاضر ہوا اور بینائی کی استدعا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ دعا سکھائی اور اس کی حاجت بر آئی۔ لہذا میں نے تمہاری حاجت بر آری کے لئے وہی دعا تمہیں بتا دی۔

مشہور محدث عیاض اپنی سند کے ساتھ یہ واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ امیر المومنین ابو جعفر شاہ کا امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ مسجد نبوی میں مناظرہ ہوا۔ امام مالک نے فرمایا اس مسجد میں اپنی آواز بلند نہ کریں کیونکہ اللہ نے یہ کہہ کر ادب سکھایا ہے۔

يَا اَيُّهَاالَّذِينَ اٰمَنُوا لَاتَرفَعُوا
اَصوَاتَكُم فَوقَ صَوتِ النبِيِّ
وَلَا تَجهَرُ والَه بِالقَولِ كَجَهرِ
بَعضِكُم لِبَعضٍ اَن تَحبَطَ
اَعمَالُكُم وَاَنتُم لَا تَشعُرُون
(الحجرات آيت۔۲)

ترجمہ: اے ایمان والو، اپنی اواز نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ نبی کریم کے ساتھ اونچی آواز

Marfat.com

سے بات کرو۔ جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہوں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں اس کی خبر تک نہ ہو۔

اِنَّ الَّذِینَ یَغُضونَ اَصوَاتَھُم
عِندَ رَسُولِ اللّٰہِ اُولٰئکَ
الَّذِینَ امتَحَنَ اللّٰہُ قُلُوبَھُم
لِلتقویٰ لَھُم مَغفِرَۃ وَّاجر
عَظِیم ٥

ترجمہ: جو لوگ حضور نبی کریم صلعم کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ دراصل وہی لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے دلوں کو تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے ان کے لئے مغفرت ہے اور اجر عظیم ہے۔

اِنَّ الَّذِینَ یُنَادُونَکَ مِن وَّرَآءِ
الحُجُرَاتِ اَکثَرُ ھُم لَا
یَعقِلُونَ ٥ (الحجرات آیت
۴)

Marfat.com

ترجمہ: اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو لوگ تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔

حضرت امام مالک نے فرمایا کہ بلاشبہ وفات کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وہی ہے جو کہ زندگی میں تھی۔ یہ سن کر خلیفہ نے اپنی آواز پست کرلی اور کہنے لگا، اے ابو عبداللہ، (امام مالک) میں قبلہ کی جانب منہ کرکے دعا کروں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو طرف؟

امام مالک نے فرمایا کہ تو اپنا رخ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کیوں پھیرتا ہے جبکہ وہ قیامت کے دن خدا تک تمہارا وسیلہ اور تمہارے باپ آدم علیہ السلام کا وسیلہ ہیں پھر فرمایا،

قرآن حکیم میں خالق کائنات نے فرمایا

وَلَو اَنھُم اِذ ظَلَمُو اَنفُسَھُم
جَآءُ وکَ فَاستَغفَروُاللہَ
وَاستَغفَرَ لَھُمُ الرّسُولُ لَوَ
جَدُواللہَ تَوّابًا رّحِیمًاہ
(النساء ٦٢)

ترجمہ: جب یہ اپنے نفس پر ظلم کربیٹھے تھے تو تمہارے

Marfat.com

پاس آجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے معافی کی درخواست کرتا تو یقیناً اللہ کو بخشنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔

اس واقعہ کو علامہ سمہودی نے وفاء الوفا میں بھی نقل فرمایا ہے اس کے بعد ذہن میں توسل کے ثبوت کے بارے میں کوئی ابہام نہ رہنا چاہیے۔

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شان رحمتہ العالمینی

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عظمت بے کراں کا اندازہ فرمائیں کہ جس وقت طائف کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعوت پر کان نہ دھرے بلکہ آوارہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لگا دیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو گالیاں دینے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر آوازیں کسنے لگے۔ یہاں تک کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ٹخنوں مبارک اور ایڑیوں مبارک پر پتھر مارے گئے۔ جیسے جیسے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قدم اٹھا کر چلتے جاتے وہ سنگباری کئے چلے جاتے۔ چوٹوں کی تکلیف سے جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بیٹھ جاتے تو وہ بے عقل آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پکڑ کر کھڑا کردیتے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پھر پتھر برسائیں، چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پھر مجبوراً چلنا شروع کردیتے تو وہ

Marfat.com

پتھر مارتے اور ٹھٹھے لگاتے۔ واقدی کی روایت ابن سعد نے نقل کی کہ اس موقعہ پر حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پتھروں سے بچانے کے لئے خود پتھروں کی بارش اپنے اوپر لیتے یہاں تک کہ ان کا سر پھٹ گیا۔ محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے نعلین مبارک خون سے بھر گئے۔ آخر کار حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب طائف سے نکل گئے اور وہ لوگ جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تعاقب کررہے تھے واپس ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم زخموں سے چور عقبہ اور شیبہ کے باغ کی دیوار سے لگ کر انگور کی ایک بیل کے سایہ میں بیٹھ گئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا دل بھر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے رب کعبہ کی طرف رجوع کر کے دعا کی جس کے رقت انگیز الفاظ طبرانی نے کتاب الدعا اور ابن القیم نے زادالمعاد میں نقل کئے ہیں ان کا صرف ترجمہ پیش ہے۔ "خداوند، میں تیرے ہی حضور اپنی بے بسی، بے چارگی، اور لوگوں کی نگاہ میں اپنی بے قدری کا شکوہ کرتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین، تو سارے ہی کمزوروں کا رب ہے اور میرا بھی رب ہی ہے۔ مجھے کس کے حوالے کردیا ہے؟ کیا کسی بیگانے کے حوالے جو مجھ سے درشتی کے ساتھ پیش آئے؟ اگر تو مجھ سے ناراض نہیں ہے تو مجھے کسی مصیبت کی پروا نہیں۔ مگر تیری طرف سے عافیت مجھے نصیب ہوجائے تو اس میں

Marfat.com

میرے لئے زیادہ کشادگی ہے۔ میں پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کے اس نور کی جو اندھیرے میں اجالا کرتا اور دنیا و آخرت کے معاملات کو درست کرتا ہے۔ مجھے اس سے بچا لے کہ تیرا غضب مجھ پر نازل ہو یا میں تیرے عتاب کا مستحق ہو جاؤں۔ تیری رضا پر راضی ہوں یہاں تک کہ تو مجھ پر راضی ہو جائے کوئی زور اور طاقت تیرے بغیر نہیں۔

بخاری، مسلم، نسائی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث نقل کی ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر احد کے معرکہ سے بھی زیادہ سخت وقت کوئی آیا ہے رحمتہ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں طائف کے واقعہ کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ غم زدہ حالت میں جارہا تھا ابھی میں نے اس حالت سے افاقہ بھی نہ پایا تھا کہ یکایک میں نے دیکھا کہ ایک ابر میرے اوپر سایہ کئے ہوئے ہے پھر دیکھا کہ اس میں جبریئل امین ہیں۔ انہوں نے پکار کر کہا اللہ نے وہ سب کچھ سن لیا جو آپ کی قوم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعوت کا جواب آپ کو دیا۔ یہ پہاڑوں کا فرشتہ اللہ نے بھیجا ہے تاکہ آپ جو چاہیں اسے حکم دیں، پھر پہاڑوں کے فرشتے نے پکار کر مجھے سلام کیا اور پھر یوں کہا اے محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قوم کا قول اور آپ کی دعوت پر اس کا جواب

Marfat.com

سن لیا ہے میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں مجھے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کے رب نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس بھیجا ہے جو حکم
آپ چاہیں دیں اگر آپ چاہیں تو میں ان پر دو طرفہ پہاڑوں کو ایک
ساتھ ملا کر ڈھانک دوں محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رحمت ایسا
کرنا کیسے گوارا کر سکتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا
نہیں میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ ان کی پشتوں میں سے ایسے لوگ پیدا
کرے گا جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرینگے طائف اور مکہ کے
لوگ در حقیقت محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے رحمتہ العالمین
ہونے کے وسیلہ سے عذاب سے بچے ہوئے تھے۔ وگرنہ دو پہاڑوں
کے اندرون اس طرح پس جاتے جس طرح گندم کا دانہ چکی کے اندر
پس جاتا ہے۔ اور ان کا نام و نشان اس طرح ختم ہو جاتا جس طرح
نوح علیہ السلام کی نافرمان قوم تباہ و برباد ہوئی اور صفحہ ہستی سے
ناپید ہو گئی۔ پھر ملاحظہ فرمائیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
زخموں سے چور ہو کر عتبہ اور شیبہ کے باغ کی دیوار سے لگ کر انگور
کی بیل کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اپنے عیسائی غلام
عداس کو بلایا اور اس کو کہا کہ انگوروں کا ایک خوشہ آپ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کے پاس لے جاؤ وہ انگوروں کا خوشہ محمد کریم صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کے پاس لے کر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
نے بسم اللہ الرحمان الرحیم پڑھی تو عداس پکار اٹھا خدا کی قسم اس

Marfat.com

ملک میں کوئی یہ کلمہ پڑھنے والا نہیں ہے محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو اور تمہارا دین کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں عیسائی ہوں اور نینوا کا رہنے والا ہوں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا مرد صالح یونس بن متیٰ کی بستی کے ہو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان اطہر سے سیدنا یونس کا ذکر سن کر عداس نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے جب نینوا چھوڑا تھا اس وقت وہاں دس آدمی بھی یہ جاننے والے نہ تھے کہ متیٰ کیا ہے حالانکہ آپ امی ہیں اور امی قوم میں پیدا ہوئے ہیں عداس آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر جھکا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سر ہاتھوں اور پاؤں کو چومنے لگا اور کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں عداس واپس آیا تو اس کے آقا نے پوچھا کہ یہ تجھے کیا ہوا کہ اس شخص کا سر ہاتھ پاؤں چومنے لگا۔ اس نے جواب دیا میرے آقا، زمین میں اس سے بہتر کوئی نہیں انہوں نے مجھے ایک چیز کی خبر دی جس کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

طائف سے واپسی پر رحمتہ العلمین چند روز نخلہ کے مقام پر ٹھہرے انہیں ایام میں ایک روز رات کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت فرمارہے تھے کہ جنوں کا ایک گروہ کا ادھر سے گزر ہوا۔ انہوں نے قرآن سنا ایمان لائے اور واپس جا کر اپنی قوم میں تبلیغ شروع کردی اس موقع پر جنوں نے حضور نبی کریم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان اطہر سے جو سورۃ مبارکہ سنی وہ سورۃ الرحمن تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن

پڑھتے تو جن اس کے جواب میں کہتے

لا بشئ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد

اے پروردگار ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلاتے پس تعریف تیرے ہی لئے ہے۔

سراقہ کا واقعہ

حضرت محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جس وقت مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو کفار مکہ غصہ سے آپے سے باہر ہو گئے۔ انہوں نے اعلان کر دیا کہ جو کوئی محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو گرفتار کرے اس کو سو اونٹ بطور انعام دیئے جائیں گے۔ یہ اعلان سن کر بہت سے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا تعاقب کیا لیکن سراقہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بالکل قریب پہنچ گیا مگر یکایک گھوڑے سے گر پڑا۔ وہ پھر اٹھا

Marfat.com

اور حضور کی طرف گیا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قرأت اس کو سنائی دی اتنے میں یک لخت اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئے اور وہ گر پڑا تب اس نے پکار کر امان مانگی۔ سراقہ نے پکار کر کہا کہ میں سراقہ بن جعشم ہوں آپ لوگ موقعہ دیں میں آپ سے بات کروں۔ خدا کی قسم میں کوئی گزند نہ پہنچاؤں گا۔ سراقہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی قوم نے آپ کے لئے (سواونٹوں) کا اعلان کیا ہے اور لوگ اسی فکر میں پھر رہے ہیں کہ انعام حاصل کریں۔ پھر میں نے زاد راہ اور سامان کی پیش کش کی مگر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس کے سوا اور کسی چیز کی خواہش مجھ سے نہ کی کہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطلاع کسی کو نہ دوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سراقہ کو مخاطب کرکے فرمایا وہ بھی کیا وقت ہوگا جب تم کسریٰ کے کنگن پہنو گے۔ حضرت عمر کے زمانے میں حضرت سراقہ بیمار ہو گئے اور وقت آخری محسوس ہوتا تھا کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس راستہ کی جانب گئے جو ایران کی جانب جاتا تھا یہاں تک کہ دور سے گرد اڑتی نظر آئی اور آخر کار قاصد نے آکر اطلاع دی کہ ایران کا دارالسلطنت فتح ہو گیا ہے اور کسریٰ کے کنگن کمر پٹہ اور تاج لایا گیا ہے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کچھ سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنا دیا

Marfat.com

اور فرمایا تعریف ہے اس خدا کی جس نے یہ چیزیں اس (کسریٰ) سے چھین لیں جو کہتا تھا کہ میں لوگوں کا رب ہوں اور انہیں بنی مدلج کے ایک بدو سراقہ بن جعشم کو پہنا دیا

ام معبد کا واقعہ

محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سفر ہجرت کے دوران قدید سے گزرے تو راستے میں ام معبد کے خیموں پر پہنچے۔ یہ انتہائی باعفت خاتون تھی اور لوگوں کی میزبانی کیا کرتی تھی۔ محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ان کے ساتھی جب وہاں پہنچے تو وہ اپنے خیمہ کے آگے صحن میں بیٹھی ہوئی تھی۔ زمانہ قحط کا تھا ان حضرات قدسیہ نے اس سے کہا کہ دودھ یا گوشت یا کھجوریں جو کچھ بھی تمہارے پاس ہو ہمیں دو ہم اس کی قیمت ادا کردیں گے اس نے کہا کہ واللہ اگر ہمارے پاس کچھ بھی ہوتا تو ہم آپ کی ضیافت کرنے میں کوئی کوتاہی نہ کرتے۔ اسی اثنا میں محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نظر ایک بکری پر پڑی جو خیمہ کے ایک کونہ میں کھڑی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا معبد کی ماں یہ بکری کیسی ہے اس نے کہا یہ بیچاری اپنی لاغری اور کمزوری کی وجہ سے دوسری بکریوں کے ساتھ چرنے نہ جاسکی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پوچھا یہ کچھ دودھ دے سکتی ہے اس نے کہا کہ یہ اس سے زیادہ

Marfat.com

نڈھال ہے کہ دودھ دے سکے فرمایا کیا مجھے اس کی اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوہ لوں اس نے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے جائیں اگر آپ اس میں دودھ پائیں تو ضرور نچوڑ لیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بکری کی پیٹھ پر دست مبارک پھیرا اور دعا فرمائی، یااللہ اس عورت کی بکریوں میں برکت دے اور اللہ کا نام لے کر دودھ دوھنا شروع کر دیا۔ خدا کی شان بکری جگالی کرنے لگی اور دودھ اس کے تھنوں سے بہنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم دودھ دوھتے گئے۔ یہاں تک کہ برتن لبالب بھر گیا ام معبد کو پلایا وہ سیر ہو گئی۔ اپنے ساتھیوں کو پلایا وہ بھی سیر ہو گئے آخر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دودھ خود پیا اور فرمایا ساقی القوم آخر ھم۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دودھ والا برتن بھر کر ام معبد کے حوالہ کیا اور فرمایا کہ معبد کا باپ جب آئے یہ دودھ اس کو دے دینا ام معبد کا خاوند کچھ عرصہ کے بعد آگیا دودھ کا بھرا ہوا برتن دیکھ کر حیران ہوا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے ام معبد سے دریافت کیا تو ام معبد نے تمام قصہ اپنے شوہر کو سنا دیا۔ اس نے اس قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کے شاہکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حلیہ دریافت کیا تو ام معبد نے فرمایا میں نے ایک ایسا شخص دیکھا جس کا حسن و جمال نمایاں تھا۔ چہرہ روشن تھا۔ اخلاق پاکیزہ تھے، بدن نہ بھاری تھا نہ نحیف، خوبصورت اور خوش اندام تھا۔

Marfat.com

آنکھوں میں گہری سیاہی تھی۔ پلکیں لمبی تھیں، آواز بلند تھی۔ مگر کرخت نہ تھی، آنکھوں کی پتلیاں بہت سیاہ اور ڈھیلے بہت سفید تھے، آنکھوں کے کوئے سیاہی مائل تھے، بھویں نہ ایک دوسرے سے بالکل الگ تھیں نہ بالکل ملی ہوئی بلکہ درمیان میں ہلکے ہلکے بال تھے۔ اور بھوؤں کے کنارے باریک تھے، بال نہایت سیاہ تھے گردن میں درازی تھی، ڈاڑھی گھنی تھی۔ خاموش ہوتے تو ان کا وقار نمایاں تھا بولتے تو معلوم ہوتا کہ انکی آواز گردو پیش پر چھا گئی ہے۔ گفتگو ایسی تھی جیسے زبان سے موتیوں کی لڑی سلسلہ وار چلی آرہی ہو۔ کلام شیریں اور واضح تھا۔ نہ کم گو تھے نہ باتونی، دور سے سنو تو ان کی آواز سب سے زیادہ بلند مگر خوش آہنگ محسوس ہوتی اور قریب سے سنو تو بہت شیریں لطیف معلوم ہوتی تھی۔ میانہ قد نہ ایسا دراز کہ بد نما نظر آئے اور نہ اتنا پستہ قد کہ کوئی نگاہ اس سے بلند تر کی طرف متوجہ ہو۔ اپنے ساتھیوں میں وہ سب سے زیادہ خوش منظر اور سب سے زیادہ بہتر قدرو منزلت والے۔ ان کے رفقاء ان کو گھیرے رکھتے تھے اور ان کی بات بڑی توجہ سے سنتے اور ان کے حکم پر دوڑ پڑتے تھے وہ مخدوم و مالوف تھے نہ ترش رو تھے اور نہ درشت کلام ابو معبد یہ سنکر پکار اٹھا یہ تو وہی صاحب قریش تھے اگر میں ان سے ملتا تو ان کا ساتھ دینے کی درخواست کرتا اور اب موقعہ ملا تو ضرور اس کی کوشش کرونگا۔ بعد ازاں ابو معبد اور ام معبد

Marfat.com

مسلمان ہو گئے اور ہجرت کر کے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ یہ سب کچھ در حقیقت محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ کے سبب تھا۔

شاعر بارگاہ رسالت مآب سیدنا حسان بن ثابتؓ نے کیا خوب فرمایا ہے،

واحسن منک لم تر قطعینی

واجمل منک لم تلدالنساء

خلقت مبرأ من کل عیب

کانک قد خلقت کما تشاء

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے خوب تر میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے حسین تر کسی عورت نے کوئی جنا ہی نہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہر عیب سے یوں پاک پیدا فرمائے گئے کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے منشاء کے مطابق آپ کی تخلیق ہوئی ہو، ایسے ہی اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ عالم تحیر میں اس طرح مدح سرا ہوئے

سبحان اللہ ما اجملک مااحسنک ما اکملک

Marfat.com

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

مدینہ منورہ کے دو قبیلے اوس اور خزرج حضور کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے آپس میں شیروشکر ہو چکے تھے اور وہ دن جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے وہ ایسا روشن اور شاندار دن تھا کہ جس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ ایسا والہانہ استقبال کیا گیا کہ لوگوں کے دل بچھے چلے جاتے تھے۔ آنکھیں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دیدار میں بے تاب تھیں۔ اللہ اکبر کے نعرے بلند ہو رہے تھے دف بجا کر یہ گیت گائے جا رہے تھے۔

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا مادعیٰ للہ داع

ہم پر چودہویں کا چاند طلوع ہو گیا وداع کی پہاڑیوں سے ہم پر شکر واجب ہے جب تک کوئی اللہ کو پکارنے والا باقی ہے۔

حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ

حضرت عکاشہ بن محسن کا تذکرہ بھی بے محل نہ ہوگا جن کے بارے میں غزوہ بدر میں زبان رسالت نے فرمایا۔ عرب کا بہترین شہ سوار ہمارے ساتھ ہے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سوال کیا یارسول اللہ، صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ کون ہے تو رسالت مآب

Marfat.com

نے فرمایا "عکاشہ بن محصن" غزوہ بدر کے دوران عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار دشمنان اسلام کو خاک میں ملاتی ہوئی ٹوٹ گئی تو وہ بہت رنجیدہ خاطر ہوئے اور محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور تلوار کا ماجرا سنایا۔ مقصود کائنات رحمتہ العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کھجور کی ایک چھڑی ان کو عطا فرمائی یہ چھڑی جب عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں گئی تو تلوار بن گئی اس کی دھار انتہائی تیز اور چمکدار تھی۔ اس تلوار کا نام تاریخ کی کتب میں "العون" محفوظ ہے اس تلوار سے حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی معیت میں بہت سی جنگیں لڑیں۔ فتنہ ارتداد کو ملیا میٹ کرتے ہوئے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے اپنی جاں، جان افریں کے سپرد کی تو اس وقت بھی یہ معجزہ نما تلوار ان کے ہاتھ میں تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت ان کے اس غیر متزلزل ایمان میں پنہاں ہے۔ جو وہ محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر رکھتے تھے۔ امام بخاری اور امام مسلم قدس سرہما نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

لا یومن احد کم حتی اکون
احب الیہ من والدہ وولدہ

Marfat.com

والناس اجمعین

ترجمہ: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا کہ جب تک میں اس کے نزدیک اس کے باپ، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔

حضرت جابر بن عبداللہ کا واقعہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خندق کھودی جارہی تھی تو میں نے محسوس کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو انتہائی بھوک لگی ہے۔ میری بیوی ایک تھیلا نکال کر لائی جس میں ایک صاع جو تھے۔ ہمارے گھر میں ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو کو چکی میں پیسا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھی میں نے گوشت کو بوٹیاں کر کے ہنڈیا میں رکھ دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کردی تھی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرام کے

Marfat.com

سامنے شرمندہ نہ کرنا۔ (یعنی جتنا کھانا ہے کہیں اس سے زیادہ آدمی لے آؤ) چنانچہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے کان میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کرلیا ہے اور ایک صاع جو پیس لئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ایک / دو صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر تشریف لے چلیں۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بہت بلند آواز میں فرمایا اے اہل خندق جابر نے تمہارے لئے کھانا تیار کروایا ہے۔ بس اب سارے کام چھوڑ دو اور جلدی چلو۔ اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک آ نہ جاؤں ھنڈیا چولہا سے نہ اتارنا اور نہ ہی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں گھر آیا اور آپؐ ادھر صحابہ کرامؓ کو لے کر روانہ ہوئے میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگی۔ میں نے اپنی بیوی کو کہا کہ جو کچھ تم نے مجھے کہا تھا وہ میں نے حضور کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عرض کردیا تھا۔ حضور تشریف لائے اور اپنے لعاب دھن کی آمیزش آٹے میں فرمادی اور برکت کی دعا کی اس طرح ھنڈیا میں بھی اپنے لعاب دھن کی آمیزش کردی اور برکت کی دعا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اب روٹی پکانے والی کو بلا دیں میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ھنڈیا سے نکالے لیکن چولہا سے ھنڈیا نہ اتارنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ایک ہزار کے

Marfat.com

قریب تھی اور میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ سب نے کھانا شکم بھر کر کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔ جب تمام حضرت واپس ہوئے تو ہماری ھنڈیا اس طرح ابل رہی تھی جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جارہی تھیں۔ (رواہ البخاری)

لشکر کا پانی پینا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حدیبیہ کے موقعہ پر سارا لشکر پیاسا ہو چکا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس ایک چھاگل تھا اور اس کے پانی سے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وضو کیا اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اب ہمارے پاس پانی نہیں رہا نہ وضو کرنے کے لئے اور نہ پینے کے لئے۔ سوائے اس پانی کے جو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے برتن میں موجود ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھ دیا اور پانی آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان چشمے کی طرح ابلنے لگا۔ پھر ہم سب نے پانی بھی پیا اور وضو بھی کیا۔ صحابی فرماتے ہیں کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے پھر بھی وہ پانی کافی ہوتا اس وقت ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ (رواہ بخاری)

Marfat.com

چھوہاروں میں برکت

ترمذی نے ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں تھوڑے سے چھوہارے لایا اور عرض کی کہ ان کے لئے دعائے برکت فرما دیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ان چھوہاروں کو اکٹھا کر کے دعا فرمائی اور مجھے فرمایا کہ اپنے ناشتہ دان میں ان کو رکھ لو جب خواہش ہو ان کو نکال کر کھا لیا کرنا۔ ہاں اس برتن میں سے تمام چھوہارے نہ نکالنا اور برتن کبھی خالی نہ کر لینا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کتنے ہی من میں نے چھوہارے اللہ کی راہ میں خرچ کئے۔ ہم خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے وقت میں کسی ظالم بلوائی نے تھیلا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے الٹ کر دیکھا تو وہی کھجوریں بدستور تھیں جن پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے دم فرمایا تھا (سبحان اللہ)

نہ کوئی اپنا قصہ ہے نہ کوئی داستان اپنی
انہیں کے واسطے گویا دھن میں ہے زباں اپنی
(صلی اللہ علیہ والہ وسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اس وقت ہماری حالت دیکھتے کہ ہم میں سے بعضوں کو کئی کئی

Marfat.com

وقت تک اتنا کھانا نہ ملتا تھا کہ جس سے کمر سیدھی ہوسکے میں بھوک کی وجہ سے کبھی پیٹ کے بل پڑا رہتا تھا اور کبھی پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک مرتبہ میں راستہ میں بیٹھ گیا اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے کوئی بات پوچھنا شروع کردی خیال تھا کہ وہ بات کرتے ہوئے گھر لے جائیں گے اور پھر عادت شریفہ کے مطابق جو موجود ہوگا اس میں تواضع فرمائیں گے مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے ان کے ساتھ بھی یہی صورت پیش آئی۔ پھر رحمتہ العالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میری حالت اور غرض سمجھ گئے اور فرمایا ابوھریرہ میرے ساتھ چلو۔ میں ساتھ ہو لیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ گھر میں ایک پیالہ دودھ کا رکھا ہوا تھا جو خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ دریافت فرمایا کہ کہاں سے آیا ہے۔ بتایا گیا کہ فلاں جگہ سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لئے ھدیہ میں آیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہ جاؤ اہل صفہ کو بلا لاؤ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ کہیں سے صدقہ آتا تو اصحاب صفہ کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں شرکت نہ فرماتے اور کہیں سے ھدیہ آتا تو ان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود بھی شرکت فرماتے) میں گیا اور تمام اہل صفہ کو بلا

Marfat.com

لایا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ لے اور ان کو پلا۔ میں ایک ایک شخص کے پیالہ حوالے کرتا اور وہ سیر ہو کر پیتا اور پیالہ مجھے واپس کر دیتا۔ اسی طرح سب کو پلایا۔ سب سیر ہو گئے تو پیالہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے دست مبارک میں لے کر مجھے دیا اور تبسم فرمایا پھر فرمایا کہ بس اب میں اور تو ہی باقی ہیں میں نے عرض کی بے شک۔ فرمایا لے پی۔ میں نے پیا، پھر ارشاد فرمایا اور پی میں نے اور پیا بالآخر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب میں نہیں پی سکتا۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود نوش فرمایا (روایت بخاری)

اسی طرح بے شمار مثالیں موجود ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور اکرم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے دنیا میں اپنا لوہا منوایا اور قیصر و کسریٰ کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالا۔

آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے سچا عشق عطا فرمائے (آمین) تاکہ ہم حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مقدس امانت کے سچے امانت دار بن جائیں اور اس امانت کو بنی نوع انسان تک پہنچائیں اور قرآن کو محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اور محمد کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قرآن سے سمجھیں (آمین)

اللھم صلی علیٰ محمد وعلی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس تالیف میں درج ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔

1۔ قرآن حکیم (ترجمہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)
2۔ تفہیم القرآن (مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ)
3۔ الجامع الصحیح للبخاری (امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمہ اللہ)
4۔ صحیح مسلم (امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ)
5۔ جامع ترمذی (امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ)
6۔ مشکوٰۃ شریف (امام محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ)
7۔ مرقاۃ (ملا علی قاری رحمہ اللہ)
8۔ الصارم (علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ)
9۔ الفوائد (حافظ ابن قیم رحمہ اللہ)
10۔ الوسیلہ (~~حافظ ابن قیم رحمہ اللہ~~)
11۔ شواہد الحق (امام علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمہ اللہ)
12۔ جواہر البحار (امام علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمہ اللہ)
13۔ نشر الطیب (مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)
14۔ خیر الوسیلہ (مولانا خیر محمد صاحب رحمہ اللہ)
15۔ تسکین الصدور (مولانا سرفراز خان صفدر)
16۔ جلاء الصدور (مولانا محمد اشرف سیالوی)

Marfat.com

17۔ سیرت النبیؐ (علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ)

18۔ سیرت مصطفیٰ (مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ)

19۔ رحمۃ للعلمین (مولانا قاضی شاہ محمد سلمان منصور پوری رحمہ اللہ)

20۔ محسن انسانیت (نعیم صدیقی)

21۔ محسن اعظم و محسنین (فقیر سید وحید الدین)

ہر قسم کی معیاری پرنٹنگ و پیسٹنگ کا واحد ادارہ
میسون پبلیکیشنز مسجد آم والی، پل شوالہ ملتان

Marfat.com

Marfat.com

بیکن بکس گلگشت ۔ ملتان

Marfat.com